مصطفیٰ ﷺ کے نام

سمیع فراز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ کے نام

معراج انکی اصل حوالہ عروج کا
سب ارتقاءِ نوعِ بشر مصطفیٰ کے نام

مصنف

سمیع فراز

گوالٹولی مقبرہ کانپور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــــ مصطفیٰ کے نام

مصنف ـــــــــــ سمیع فراز

کمپوزنگ ـــــــــــ مولانا محمد اسلم قادری

پرنٹنگ ـــــــــــ المدار آفسٹ کانپور
9616584408

سن اشاعت ـــــــــــ ۲۰۱۹ء

قیمت ـــــــــــ ۱۵۰

ملنے کا پتہ	آر کے پی سی او گوالٹولی ریلوے پل کے پاس
دفتر	فراز ٹائمس بدھ واڑہ بھوپال ایم پی

انتساب

حضور سیدی مرشدی خواجہ ابوالوقار

سید کلب علی ضیغم

مکنپوری نوراللہ مرقدہ

کے

نام

عرض مصنف

میرا پہلا مجموعۂ نعت و حمد و مناقب ناظرین کی خدمت میں پیش ہے اس کی تحریک مجھے محترم یاور وارثی عزیزی و محترم حافظ طاہر ظفر نیر صابری خطیب و امام مسجد رنگیان کے مسلسل اصرار سے ملی اور اللہ تعالیٰ نے سبب کے طور پر جناب مولانا اسلم قادری کو میرے گھر بھیج دیا جو میرا بکھرا ہوا اثاثہ شعری اپنے ساتھ لے گئے ان کا بھی کسی شعری مجموعے کو کمپوز کرنے کا یہ پہلا تجربہ تھا جو ھد یہ ناظرین ہے اس مبارک راہ میں میری حوصلہ افزائی سید ابولاحسنات حقی و جناب ناظر صدیقی جناب عشرت ظفر، مولانا قاسم حبیبی برکاتی شاعر فتحپوری، ضیا فاروقی، فاروق جائسی، وسیم الحسن ہاشمی جیسے مشاہیر شعر و ادب نے فرمائی وابستگان طریقت میں محترم المقام علامہ سید محضر مکنپوری مولانا محمد باقر علی جائسی منظر میاں چشتی پھپھوند شریف، امین میاں کاظمی مولانا حسیب اختر شاہدی و مولانا قمر شاہجہاپوری، احمد اللہ بقائیؒ، ڈاکٹر متین نیازیؒ یہ سبھی حضرات دور حاظر کے خانقاہی تعصّبات سے پاک ہیں خانقاہیں یوں بھی اخلاق محمد ﷺ کی علمبردار ہوا کرتی ہیں۔ جہاں

نفرتوں کے بجائے ﴿میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہونچے﴾ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ میرے کرم فرماؤں کی فہرست بہت طویل ہے کسی کا نام رہ جانے کے امکان کی وجہ سے ناموں کی فہرست لکھے جانے کو بشرط حیات آئندہ پر ملتوی کرتا ہوں آخر میں دعا ہے خدائے کریم اپنے حبیبِ پاک ﷺ کے صدقہ میں میری اس کاوش کو سند قبولیت عطا فرمائے

میرے چند اشعار جو علامہ قاری قاسم حبیبی

برکاتی ودینی اجلاس کے مشہور ناظم جناب آصف رضا سیفی

کی وساطت سے شہرت پا گئے ۔ جیسے

★

وہیں سے چلتا ہے ہر شے ہیں دھڑکنوں کا نظام

تمام خلقت عالم کا دل مدینہ ہے

ایک کملی اک چٹائی چند مٹی کے ظروف

یہ اثاثہ بادشاہ دو جہاں کے گھر میں ہے

لقب امی ہے علم و فضل کا لیکن وہ عالم ہے

جو ان کو مان لے اسکی جہالت جاتی رہتی ہے

نبی کے اسم گرامی کی برکتیں دیکھو

مرے چراغ کو ہے خود ہوا سنبھالے ہوئے

بے ذکر نبی بزم سجانے کا نہیں میں

آقا کا ثنا خواں ہوں زمانے کا نہیں میں

جنازہ رہبری کرتا ہے پیچھے چلنے والوں کی
دکھاتا ہے انہیں منزل جو رستہ بھول بیٹھے ہیں

نماز ہم کو سکھائی مدینے والے نے
یہ مسجدیں تو ثمر ہیں شجر مدینہ ہے

اے زمانے امن کی قندیل ان سے مانگ لے
جنکے دم سے رحمتوں کا سلسلہ روشن ہوا

بکھر نہ پائے گا مسلک ابو حنیفہ کا
اسے ہے مسلک احمد رضا سنبھالے ہوئے

معراج انکی اصل حوالہ عروج کا
سب ارتقاءِ نوعِ بشر مصطفیٰ کے نام

دور ایجادات اتنی سرکشی اچھی نہیں
ہے کہاں تیری ترقی اور کہاں انکے قدم

(سمیع فراز)

موبائل نمبر. 9307775757

سلسلۂ حمدِ باری تعالیٰ

اگر اسیر ہوائے ستم اسی نے کیا
یہ حوصلہ بھی تو دل کو بہم اسی نے کیا

اسی کی دھوپ پھلوں میں مٹھاس گھول گئی
زمیں کو خشک جو پایا تو نم اسی نے کیا

امید غیر کا جب ہر طلسم ٹوٹا تو
گناہ گار پہ اپنے کرم اسی نے کیا

مسافرت کا اشارہ دیا اسی نے ہمیں
بڑھی تکان تو پھر تازہ دم اسی نے کیا

بنا کے روز ازل اپنا شاہکار ہمیں
میان جن و ملک محترم اسی نے کیا

غرور و کبر کے پیکر اسی نے خاک کئے
جو گرد راہ تھے ان کو اہم اسی نے کیا

تری خوشی بھی عنایت اسی کریم کی ہے
فرازؔ کو بھی مشرف بہ غم اسی نے کیا

★

★

جہان رنگ و بو میں ذات لازوال بھی وہی
جو گھر گیا ہو ظالموں میں اس کی ڈھال بھی وہی

وہی درونِ دل بھی ہے وہی سر نگاہ بھی
خود اپنے ہجر میں ہے لذت وصال بھی وہی

نہ اس کی کوئی شکل ہے نہ اس کا کوئی جسم ہے
مگر ہے کل جہاں میں وجہ خد و خال بھی وہی

اسی کی حکمتوں سے میرے زخم ہیں ہرے بھرے
پھر ان کو بخش دے گا رنگِ اندمال بھی وہی

کسی کا صبر و ضبط بھی اسی کے چاہنے سے ہے
کسی کو دے رہا ہے جرأت سوال بھی وہی

شجر حجر ملک بشر ہیں سب اسی کے مدح خواں
وہی کرم نواز بھی ہے ذوالجلال بھی وہی

★

★

ہے اسی کی روشنی پھیلی ہوئی ہر انجمن میں
پھول کھلتے ہیں اسی سے نکہتیں لے کر چمن میں
کیسی کیسی نعمتیں بخشی ہیں اسنے آدمی کو
اور پھر کتنے سلیقے سے سجایا زندگی کو
آنکھ دی اور اس میں پھر بینائی کے غنچے کھلائے
اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا حسیں جلوے دکھائے
صبح مشرق میں طلوعِ مہر کے دلکش نظارے
شام مغرب میں شفق کی نہر کے خوش رنگ دھارے
چل رہا ہے اس کی حکمت سے یہ سارا کارخانہ
اسکے ہی خوانِ کرم سے رزق پاتا ہے زمانہ
عقل دے کر اشرف خلقت کیا اس نے بشر کو
دولت علم و ہنر سے وسعتیں بخشیں نظر کو
چاند اور سورج سے اس نے آسماں کی چھت سجائی
اور پھر اس میں ستاروں کی حسیں دنیا بسائی

دے رہی ہیں اس کے لطف خاص کا مژدہ ہوائیں
اِک زباں سے ہم کہاں تک نعمتیں اس کی گنائیں
اس کی رحمت کے سمندر کا نہیں کوئی کنارہ
اس کی چاہت ایسا سودا ہے نہیں جس میں خسارہ
ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں اس کی قدرت کے مناظر
اس کے احسانات کی کوئی نہیں ہے حد آخر
آؤ ہم مل جل کے اسکی عظمتوں کے گیت گائیں
اور اسکو اس کے ہی محبوب کی نعتیں سنائیں
جس کی خاطر اس نے سب تخلیق کے جوہر دکھائے
جس کے رخ کا عکس لیکر سب حسیں پیکر بنائے
درجۂ محبوبیت کا پھر اسے مژدہ سنایا
جس کو اپنے بعد سب سے بہتر و برتر بنایا
شکر اس کا جس نے بخشی اس نبی کی رہنمائی
جس کو حاصل ہے حریم کبریائی تک رسائی

★

★

اسی کی حمد ہے جو کل جہاں کا مالک ہے
وہی زمیں کا وہی آسماں کا مالک ہے

اسی کے حکم سے چلتی ہیں یہ ہوائیں بھی
وہ کبریا مرے سود و زیاں کا مالک ہے

ہمارے جیسے گنہگار بھی اسی کے ہیں
وہی تو ہے جو صف قدسیاں کا مالک ہے

اسی کی ملک ہیں عالم کے سارے موجودات
وہی عدم کا وہی رفتگاں کا مالک ہے

زباں کھلے تو اسی کی ثنا و حمد کے ساتھ
فرازؔ جو مرے لفظ و بیاں کا مالک ہے

★

★

کریں کیوں نہ ہم اس کی حمد و ثنا
کہ جس نے کہا کُن تو عالم بنا

نہیں کوئی اس کی بڑائی کی حد
اسی کی حکومت ازل تا ابد

وہ ستار بھی ہے وہ غفار بھی
بھلے بھی ہیں اسکے گنہگار بھی

گریں ہم اگر تو سنبھالے وہی
اندھیروں کو بخشے اجالے وہی

جہاں میں ہے جو کچھ عطا اسکی ہے
دوا کوئی بھی دے شفا اس کی ہے

سراپا خطا ہم تو ستار وہ
زمانہ ہے محتاج مختار وہ

اسی کی عطا مصطفائی بھی ہے
کہ قربان جس پر خدائی بھی ہے

★

★

چمک رہے ہیں ستاروں کے قمقمے تیرے
یہ مہر و ماہ و شفق سب مظاہرے تیرے

تمام عالمِ ایجاد حکمتیں تیری
ہر اک طرف یہ تحیر کے سلسلے تیرے

تمام نعمتیں تیری عطاء و بخشش ہیں
تمام خلق پہ نافذ ہیں فیصلے تیرے

مرے خدا مرے معبود میرے پالنہار
اماں ملے کہ انھیں کو جو ہو گئے تیرے

مسافرانِ عدم کا سفر بھی تیری طرف
پہ حیات رواں سب یہ قافلے تیرے

تری ہی شان کے شایاں ہے بے نیازی بھی
غرور بھی ہے روا صرف واسطے تیرے

فراز کس سے کرے دشمنی کسے چاہے
کہ اس جہان میں سب ہیں برے بھلے تیرے

★

دھنک میں ابر میں وجہ طلسم آب وہی
سرِ نظارا وہی ہے پسِ حجاب وہی

مصیبتوں میں بھی بندہ اگر ہو شکر بہ لب
تو کھول دیتا ہے آسائشوں کے باب وہی

نبی کی ذات ہو یا ان کے آل اور اصحاب
جسے بھی چاہے بناتا ہے لاجواب وہی

بہت غرور سے جو سر اٹھا کے چلتا ہے
تو اس کو توڑتا ہے صورت حباب وہی

اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اندھیرے بھی
فصیل صبح پہ لاتا ہے آفتاب وہی

ہر ایک دور کے فرعون کی سزا کے لئے
شعور و فکر میں لاتا ہے انقلاب وہی

میں جب بھی اشک ندامت کے پیش کرتا ہوں
تو ڈالتا ہے خطا پر مری نقاب وہی

میں کہہ چکا ہوں نبی کے عدو کو اپنا عدو
ہزار بار بھی پوچھو تو ہے جواب وہی

سلسلہ نعت رسول اکرم ﷺ

روشنی اسمِ محمد کی ہر اک منظر میں ہے
دو جہاں کا حسن پوشیدہ اسی گوہر میں ہے
گھومتے ہیں یہ زمین و آسماں اِسکے ہی گرد
اے خدا تو ہی بتا کیا میم کے محور میں ہے
ایک کملی اک چٹائی چند مٹی کے ظروف
یہ اثاثہ بادشاہِ دو جہاں کے گھر میں ہے
عظمتوں کی انتہا پر ہے مرے آقا کی ذات
نورِ حق کا آئینہ انسان کے پیکر میں ہے
ہم سے کیا نفع و ضرر کی گفتگو کرتے ہیں آپ
ہم ہیں انکے جنکے سکوں کا چلن محشر میں ہے
ان کے در پر سر جھکا کر مہر بھی ہے سرخرو
عکس ان کے روئے زیبا کا مہ انور میں ہے
کون سا در ہے جو ان کے نام سے کھلتا نہیں
راستہ جنکے سفر کا گنبدِ بے در میں ہے
میرے آقا کے فرشتے بھی ثنا خواں ہیں فراز
وہ مدینے میں ہیں ان کا ذکر دنیا بھر میں ہے

★

بے ذکرِ نبی بزم سجانے کا نہیں میں
آقا کا ثنا خواں ہوں زمانے کا نہیں میں

یہ دل ہے مرا سجدہ گذارِ شہہ بطحا
اب اس کو کہیں اور جھکانے کا نہیں میں

میں جن کا فدائی ہوں انھیں سونپ دو مجھکو
ویسے بھی کسی اور ٹھکانے کا نہیں میں

پہلے تو پہنچ لینے دو اس پاک فضا میں
پھر ان کی گلی چھوڑ کے آنے کا نہیں میں

تو شرک بتاتا ہے مےٗ حب نبی کو
ایسے تو ترا ساتھ نبھانے کا نہیں میں

آقا کا ہو فرمان تو خم ہے سر تسلیم
باتوں میں کسی غیر کی آنے کا نہیں میں

مانگے تو کوئی دے کے فرازؔ ان کا حوالا
سب ان پہ فدا کچھ بھی بچانے کا نہیں میں

★

★

آقا شعور و فکر کی دنیا پہ چھائے ہیں
ہم اپنے دل کو ان کا مدینہ بنائے ہیں

جبریل نے بھی جنکے قصیدے سنائے ہیں
ہم سب انھیں کے ذکر کی محفل سجائے ہیں

عشق نبی نے یہ بھی کرشمے دکھائے ہیں
عصیاں کی تیز دھوپ میں رحمت کے سائے ہیں

نعت نبی کی بزم سجی ہے زمین پر
خیمے سماعتوں کے ملک بھی لگائے ہیں

سب کچھ تو لٹ چکا ہے مگر کوئی غم نہیں
آقا تمہارے نام کی پونجی بچائے ہیں

★

مغرور ہو نہ اپنی ترقی پہ عصرِ نو
تجھکو وہی ملا ہے جو ہم چھوڑ آئے ہیں

ولیوں کی شان پوچھتے کیا ہو انھیں نے تو
دینِ نبی کے ہند میں سکے چلائے ہیں

اصلاحِ قوم کار اہم ہے مگر فرازؔ
اس رہ گذر میں خلق نے دھوکے بھی کھائے ہیں

★

قطعہ

وہ ایسے قاسمِ نعمت ہیں جن سے
تونگر بھی نوالے مانگتے ہیں
مہ و مہر و نجوم و کہکشاں سب
اسی در سے اجالے مانگتے ہیں

★

جلوہ آرا دست قدرت کا ہنر ہونے کو ہے
ذرہ زر بننے کو ہے قطرہ گہر ہونے ہے

اپنی صناعی پہ صانع مفتخر ہونے کو ہے
آئینہ پر خود خدا آئینہ گر ہونے کو ہے

کارِ آساں امتیازِ خیر وشر ہونے کو ہے
بے بصیرت زندگی اب دیدہ ور ہونے کو ہے

چلنے والی ہے نبوت کی ہوائے معجزات
سب کہانت اور جادو بے اثر ہونے کو ہے

آمد آمد اس کی ہے جس کی گواہی کے لئے
اک اشارہ پا کے دو ٹکڑے قمر ہونے کو ہے

ختم ہو جانے کو ہے سحر بتانِ آزری
فاصلہ بندوں کا رب سے مختصر ہونے کو ہے

ایک عبد خاص کی مہماں نوازی کے لئے
آسماں کے گنبد بے در میں در ہونے کو ہے

ابتدائے آفرینش سے تھا جو قندیل میں
وہ سراج اولیں اب جلوہ گر ہونے کو ہے

ہونے والی ہے بلال و زید کی قسمت بلند
قیصر وکسریٰ کی سطوت بے اثر ہونے کو ہے

اب نہ زندہ دفن کی جایا کریں گی بیٹیاں
صنفِ نسواں کا مقدر اوج پر ہونے کو ہے

وادیٔ ام القریٰ کی بخت بیداری کے بعد
کوئے یثرب کوچۂ خیر البشر ہونے کو ہے

محترم تھے شہر پہلے بھی کئی لیکن فرازؔ
سارے شہروں کا مدینہ تاجور ہونے کو ہے

قطعہ

کیوں الجھتا ہے یہ جہاں ہم سے
مصطفیٰ کے غلام ہیں ہم لوگ
مصطفیٰ ہیں امام نبیوں کے
امتوں کے امام ہیں ہم لوگ

★

نبی کے نام سے ہیں معتبر ذرے مدینے کے
تو پھر کیسے نہ ہوں لعل و گہر ذرے مدینے کے

مری دیوانگی تو ہی وہاں تک مجھ کو پہنچا دے
طلب کرتا ہے مجھ سے میرا سر ذرے مدینے کے

ملی فرصت تو کرلوں گا نظارہ حسن جنت کا
ابھی تو ہیں مرے پیش نظر ذرے مدینے کے

بلندی پر فلک کی جو ستارے جگمگاتے ہیں
ضیاء دیتے ہیں انکو رات بھر ذرے مدینے کے

مرا دل ڈوبنے لگتا ہے جب ہجرِ مدینہ میں
تو چن لیتی ہے میری چشم تر ذرے مدینے کے

امانت دار ہیں یہ رحمت عالم کی سیرت کے
عدو کو بھی نہیں دیتے ضرر ذرے مدینے کے

عجب منظر دیار مصطفٰی کی دوپہر کا ہے
ادھر سورج چمکتا ہے ادھر ذرے مدینے کے

فرازِ بے نوا کو اور کچھ حاجت نہیں ہمدم
جو تجھ سے ہو سکے تو پیش کر ذرے مدینے کے

★

قطعہ

جہاں زیرِ فضائے سبز گنبد
سنہری جالیاں ٹھہری ہوئی ہیں

میں کیسے رونقیں دنیا کی دیکھوں
میرے آنکھیں وہاں ٹھہری ہوئی ہیں

★

ملک تو ہیں مری فردِ خطا سنبھالے ہوئے
پھر اسکے بعد ہیں سب مصطفےٰ سنبھالے ہوئے

نبی کے اسمِ گرامی کا فیض تو دیکھو
مرے چراغ کو ہے خود ہوا سنبھالے ہوئے

ٹکے ہوئے ہیں فلک پر جو مہر و ماہ و نجوم
یہ سب نظام ہے اک نقشِ پا سنبھالے ہوئے

تمام سجدے اسی کا طواف کرتے ہیں
وہ ایک سجدہ جو ہے کربلا سنبھالے ہوئے

تلا ہے ہم کو گرانے پہ یہ جہاں لیکن
قدم قدم پہ ہے انکی عطا سنبھالے ہوئے

بکھر نہ پائے گا مسلک ابو حنیفہ کا
اسے ہے مسلک احمد رضا سنبھالے ہوئے

بفیضِ رحمتِ عالم مرا خدا ہے فرازؔ
سزا کو ٹالے ہوئے اور جزا سنبھالے ہوئے

★

★

جب کہیں مہتابِ ذکرِ مصطفیٰ روشن ہوا
قلبِ مومن صورتِ غارِ حرا روشن ہوا

یوں سرِ عالم نبی کا نقشِ پا روشن ہوا
دامنِ ارض و فلک میں جو بھی تھا روشن ہوا

مہرِ عالم تاب روشن ہے انھیں کے نام سے
ماہِ انور بھی بہ نامِ مصطفیٰ روشن ہوا

اے زمانے امن کی قندیل ان سے مانگ لے
جن کے دم سے رحمتوں کا سلسلہ روشن ہوا

وقت کی آندھی میں سارے نقش دھندلے پڑ گئے
اور پھر ایسے میں ان کا نقشِ پا روشن ہوا

اک توجہ سے عمر فاروقِ اعظم ہو گئے
یوں مرے سرکار کا حرفِ دعا روشن ہوا

قلزمِ عصیاں میں کشتی ڈوب جاتی اے فرازؔ
بن کے ساحل ان کا دامانِ عطا روشن ہوا

★

شورشوں میں اماں مصطفےٰ حشر میں سائباں مصطفےٰ
اس جہانِ جفارنگ میں عافیت کا نشاں مصطفےٰ
ابتداء انتہا ذاتِ حق درمیاں درمیاں مصطفےٰ
کاروانِ عمل زندگی رہبرِ کارواں مصطفےٰ
نطق کا عجز مخلوق سب اختیار بیاں مصطفےٰ
عقل کی انتہا کچھ حدیں وسعت بیکراں مصطفےٰ
چاند سے انکی تشبیہ کیا وہ کہاں اور کہاں مصطفےٰ

اے فرازؔ اور کیا چاہیے
ہو گئے مہرباں مصطفےٰ

قطعہ

پھول مثل گلاب کوئی نہیں
مثل قرآں کتاب کوئی نہیں
راہبر تو بہت ہیں دنیا میں
مصطفےٰ کا جواب کوئی نہیں

★

لب پر ہیں مدح سیدِ ابرار کے گلاب
بکھرے ہوئے ہیں نکہت و انوار کے گلاب

ابھرے ہوئے جو نقش قدم پتھروں پہ ہیں
یہ ہیں مرے حضور کی رفتار کے گلاب

تعلیم مصطفےٰ کے حوالے سے حشر تک
کھلتے رہیں گے جُبہ و دستار کے گلاب

عشق نبی میں ڈوب کے اشکوں کی شکل میں
چہرے پہ کھل اٹھے ہیں گنہگار کے گلاب

وہ چار یار جن پہ خلافت کو ناز ہے
ابتک مہک رہے ہیں انھیں چار کے گلاب

سردارِ خلد بھی ہیں شہیدوں کے شاہ بھی
حسنین یعنی حیدر کرار کے گلاب

جب تک چلے گی عشق نبی کی ہوا فرازؔ
کھلتے رہیں گے سیرت و کردار کے گلاب

★

★

جب مجھے دامن مصطفےٰ مل گیا اور کیا چاہیئے
مصطفےٰ مل گئے تو خدا مل گیا اور کیا چاہیئے

رحمت دو جہاں کی گلی مل گئی ہر خوشی مل گئی
باغ خلد بریں کا پتہ مل گیا اور کیا چاہیئے

ان سے فریاد کی تو خدائے جہاں مہرباں ہو گیا
جتنا چاہا تھا اس سے سوا مل گیا اور کیا چاہیئے

ان کی نعتیں پڑھوں آرزو تھی یہی مدعا تھا یہی
آرزو مل گئی مدعا مل گیا اور کیا چاہیئے

کہہ رہا ہے زمانہ گدائے نبی خاک پائے نبی
مجھ کو اتنا بڑا مرتبہ مل گیا اور کیا چاہیئے

مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ
بس یہی تذکرہ جا بجا مل گیا اور کیا چاہیئے

ان کے کردار میں ان کی رفتار میں انکی گفتار میں
حسن اخلاق کا آئینہ مل گیا اور کیا چاہیئے

★

★

بیاض نور ہے نعت نبی اول سے آخر تک
یہ ذہن و دل کی ہے پاکیزگی اول سے آخر تک

کرے جو مصطفٰے کی پیروی اول سے آخر تک
خدا کا نیک بندہ ہے وہی اول سے آخر تک

نبی کا تذکرہ سن کر خوشی جسکو نہیں ہوتی
مقدر میں ہے اس کے تیرگی اول سے آخر تک

فرشتے بھی انھیں کے نام کا پرچم اٹھائے ہیں
انھیں زیبا شان خسروی اول سے آخر تک

خدا کی حمد میں اور نعت آقا میں قلم اٹھے
تو ہو جائے عبادت شاعری اول سے آخر تک

خداوندا ترے محبوب کی مدحت میں ڈھل جائے
فراز بے نوا کی زندگی اول سے آخر تک

★

★

بنیں گے اسی سے کام سبھی چلو یہی ایک کام کریں
نبی کی ثنا میں صبح کریں نبی کی ثنا میں شام کریں

جہاں کی زمیں ہے عرش بریں وہیں پہ چلو قیام کریں
انھیں کی عطا ہے جسم یہ جاں تو کیوں نہ انھیں کے نام کریں

ہمارے نبی کا ذکر حسیں دلوں کے لئے ہے فتح مبیں
نہ تیر و تبر کی بات چلے نہ تیغ کو بے نیام کریں

طوافِ حرم کریں تو رہے نظر میں انھیں کا طرز عمل
انھیں کی ادا میں سجدے بھی ہوں انھیں کیطرح قیام کریں

کوئی جو کبھی سوال کرے کہ دین ہے کیا بتاؤ تو بس
نبی سے سخن شروع کریں نبی پہ سخن تمام کریں

حرام ہے کیا حلال ہے کیا خدا نے انھیں پہ چھوڑ دیا
وہ چاہیں جسے حلال کہیں وہ چاہے جسے حرام کریں

★

★

یہ جسم پکارے صلی علیٰ یہ جان پکارے صل علیٰ
ایمان کی بات اگر پوچھو ایمان پکارے صل علیٰ

دیکھا جو نبی کا چہرہ تو حسان پکارے صل علیٰ
حسان وہی جن کا پورا دیوان پکارے صل علیٰ

صدیق وعمر عثمان وعلی ہے سب کی زباں پر وردیہی
یہ نوری منظر دیکھا تو سلمان پکارے صل علیٰ

دنیا کے طبیبوں سے کہدو آمد ہے مسیح اعظم کی
عیسیٰ بولے سبحان اللہ لقمان پکارے صل علیٰ

کرتے ہیں عرش کے باسی بھی توصیف مدینے والے کی
جبریل پکارے صل علیٰ رضوان پکارے صل علیٰ

ان کے قدموں کی برکت سے محشر کی فضا بھی مہکے گی
اعمال تُلیں گے جس پر وہ میزان پکارے صل علیٰ

بوجہل بھی کتنا جاہل تھا سمجھا نہ نبی کی عظمت کو
سرکار کی مٹھی میں آکر بے جان پکارے صل علیٰ

★

وہ مصطفیٰ ہیں نبوت ہے آخری انکی
بلند سب سے ہے شان پیمبری انکی

ہے ان کا دامن رحمت تمام عالم پر
گناہگاروں کو ڈھانپے ہے اوڑھنی ان کی

انھیں کا سب ہے جہاں تک دکھائی دیتا ہے
پسِ شعورِ نظر بھی ہے سروری انکی

مری حیات کا مقصد بھی ہے رضائے رسول
مرے خدا کو بھی منظور ہے خوشی انکی

بیاض مدحت سرکار ہے کتاب خدا
خدا کا دین ہے کیا صرف پیروی انکی

وہ بن کے آئے ہیں رحمت تمام عالم کی
ہر اک جہان میں پھیلی ہے روشنی انکی

ابھی ہے وقت عقیدہ سدھار لے اپنا
بڑے خسارے کا سودا ہے دشمنی انکی

فقط ہمیں نہیں سرکار کے غلاموں میں
ملائکہ بھی تو کرتے ہیں چاکری انکی

درود پڑھتے ہی محسوس یہ ہوا ہے فرازؔ
ہوئی ہو جیسے زیارت ابھی ابھی انکی

★

قطعہ

راہ طیبہ کی دھول روشن ہے
رہبری کا اصول روشن ہے
دور تک جادۂ قیادت میں
نقش پائے رسول روشن ہے

★

شہنشاہ مدینہ جانِ کعبہ ہیں مرے آقا
خدا کے بعد ہر اعلیٰ سے اعلیٰ ہیں مرے آقا

مری طاعت گذاری میرا تقویٰ ہیں مرے آقا
میں وہ بیمار ہوں جسکے مسیحا ہیں مرے آقا

مجھے اہل جہاں توحید کے نکتے نہ سمجھائیں
موحِّد ہوں مرا معیار سجدہ ہیں مرے آقا

تعارف کے لئے اپنے جسے ظاہر کیا حق نے
مشیت کا وہی مخفی خزانہ ہیں مرے آقا

کوئی ہو معترف یا کوئی منکر ہو فضیلت کا
ہر اک صورت میں کل عالم کے آقا ہیں مرے آقا

مسبَّب ہے خدا اور عالم اسباب ہے دنیا
یہاں ہر شئے کے ہونے کا وسیلہ ہیں مرے آقا

★

عمل کی رہگذر میں اس حقیقت پر نظر رکھنا
ہے دنیا امتحاں کی جا نتیجہ ہیں مرے آقا

ہوئی تخلیق ان کی سب سے پہلے پھر بنا عالم
ہر اک شے میں جو روشن ہے وہ جلوہ ہیں مرے آقا

ہزاروں سال تک روح الامیں نے جسکو دیکھا تھا
وہی تخلیق کا پہلا ستارہ ہیں مرے آقا

★

قطعہ

چلا جاتا ہے سورج سوئے مغرب
دیارِ مصطفےٰ کی حاضری کو
وہیں سے پھر حیاتِ تازہ لیکر
نئی اک صبح دے گا زندگی کو

تیری دنیا میں ہے یارب ہر بڑائی کا جواب
بس نہیں ہے مصطفیٰ کی مصطفائی کا جواب

ان کے پائے ناز سے پتھر بھی ہو جاتا موم
ہے کوئی آقا کی اس معجز نمائی کا جواب

سرورِ عالم کی سیرت پر جو رکھتے ہیں نظر
وہ نہیں دیتے برائی سے برائی کا جواب

ان کی شہزادی کا ثانی ڈھونڈھتے ہو کس لئے
جب نہیں ہے سید عالم کی دائی کا جواب

بادشاہی بھی نہیں ہے تاجداری بھی نہیں
میرے آقا آپ کے در کی گدائی کا جواب

ریشمی بستر میسر ہیں جنھیں وہ بھی فرازؔ
لا نہ پائے میرے آقا کی چٹائی کا جواب

★

اے کاش گردِ راہ بنا دے خدا مجھے
لے جائے ان کے در پہ اڑا کر ہوا مجھے

مرنا نبی کے عشق میں ہے اصل زندگی
اے موت بار بار نہ آنکھیں دکھا مجھے

سب یہ سمجھ رہے تھے مَرَض لاعلاج ہے
لیکن نبی کے ذکر نے بخشی شفاء مجھے

دیکھا جو میں نے گنبد خضریٰ کو غور سے
وہ اس زمیں کے سر کا عمامہ لگا مجھے

اللہ کی رضا کا وسیلہ یہی تو ہے
مطلوب اس لئے ہے نبی کا رضا مجھے

قیدی بنا کے مجھکو مدینے میں ڈال دے
ذکر نبی خطا ہے تو دے یہ سزا مجھے

آقا سے میرے ربط و تعلق پہ اے فرازؔ
بولا کوئی غلام تو اچھا لگا مجھے

مرے نبی کی اداؤں کا نام سجدہ ہے
انہی کا اسم گرامی مرا وظیفہ ہے

کمال کیا ہے جوان پر لٹا دیا سب کچھ
یہ جان و مال یہ گھر بار سب انہی کا ہے

ترے ہزار سہارے مرا بس ایک خدا
ترے ہیں تیر و تبر میرا کملی والا ہے

انہی کے ذکر کی خوشبو سے دل مہکتے ہیں
انہی کے نام کا چاروطرف اجالا ہے

وہیں سے چلتا ہے ہر شئے میں دھڑکنوں کا نظام
تمام خلقتِ عالم کا دل مدینہ ہے

جہاں پہ بلبل سدرا کی بھی رسائی نہ ہو
فراز میرے نبی کا مقام ایسا ہے

★

دل جو انکی طرف جھکا بھی نہیں
معتبر سجدۂ خدا بھی نہیں

وہ سند بخش دیں غلامی کی
اور کچھ میرا مدعا بھی نہیں
بھر گیا دامن مراد مرا
کچھ ابھی میں نے تو کہا بھی نہیں

پشت پر آ گئے ہیں شہزادے
فرق سجدہ میں کچھ پڑا بھی نہیں
خواب جنت کے مصطفٰی کے بغیر
تجھکو خوف خدا ذرا بھی نہیں
اپنے عاصی پہ ان کی رحمت کا
سلسلہ ہے کہ ٹوٹتا بھی نہیں

قطعہ

کر کے جرم و خطا پکارتے ہیں
تجھکو ہم اے خدا پکارتے ہیں
تیری خوشنودی و رضا کے لئے
مصطفٰی مصطفٰی پکارتے ہیں

★

نبی کے ذکر سے دل کی کثافت جاتی رہتی ہے
طبیعت نرم پڑ جاتی ہے شدت جاتی رہتی ہے

دھندھ لکے تفرقوں کے ذہن کو جب گھیر لیتے ہیں
تو ان کو یاد کر لیتا ہوں نفرت جاتی رہتی ہے

جو تنقیدیں کیا کرتے ہیں ذات فخر آدم پر
تو ان کی زندگی سے آمیت جاتی رہتی ہے

ہمارے مصطفٰے کی غیب دانی کے جو منکر ہیں
نظر ہوتے ہوئے ان کی بصارت جاتی رہتی ہے

لقب امی ہے علم و فضل کا لیکن وہ عالم ہے
جو ان کو مان لے اس کی جہالت جاتی رہی ہے

غلامی ان کے در کی جس کے سر کا تاج بن جائے
تو اس کے دل سے ہر باطل کی دہشت جاتی رہتی ہے

نبی کے دست رحمت کی طرف بس دیکھ لینے سے
فراز بے نوا کی ہر ضرورت جاتی رہتی ہے

★

★

زمانے بھر کو جو مہر منور جگمگاتا ہے
نبی کے نقشِ پا کا عکس لیکر جگمگاتا ہے

نبی کا عشق میرے دل کے اندر جگمگاتا ہے
اسی کے جگمگانے سے مرا گھر جگمگاتا ہے

مہکتا ہے قلم مدح نبی کی روشنائی سے
بفیضِ نعت لفظوں کا مقدر جگمگاتا ہے

شبِ معراج قصر ام ہانی کا یہ عالم ہے
مہکتے ہیں در و دیوار بستر جگمگاتا ہے

ملی ہو جس نے خاک پائے آقا اپنے چہرے پر
وہی چہرہ سرِ میدان محشر جگمگاتا ہے

وہ عالم اتباعِ مصطفےٰ ہو جسکا سرمایہ
قدم رکھتا ہے منبر پر تو منبر جگمگاتا ہے

زیارت روز کرتا ہے یہ سورج سبز گنبد کی
زمیں سے نور لیتا ہے فلک پر جگمگاتا ہے

★

★

خدا کی شانِ کریمی سے استفادہ کریں
نبی کا ذکر ہر اک ذکر سے زیادہ کریں
ہمیں بلائینگے کیسے یہ مصطفےٰ جانیں
ہم ان کے در پہ پہنچنے کا بس ارادہ کریں

ہمیں تو ذکر نبی میں سرور ملتا ہے
جنھیں شعور نہیں وہ تلاش بادہ کریں
دکھا کے خاک نشینوں کی شان محبوبی
جو اڑ رہے ہیں ہوا میں انھیں پیادہ کریں

فراق گنبد خضریٰ میں آیئے ہم لوگ
تصورات کے مینار ایستادہ کریں
وہ جس سے دشمن جانی بھی دوست بن جائے
فرازؔ پھر اسی اخلاق کا اعادہ کریں

★

★

یہ کہکشاں نشان قدم بھی انھیں کے ہیں
سایہ کیے سحاب کرم بھی انھیں کے ہیں

رکھتے ہیں مصطفٰے کی غلامی کا جو شرف
وہ صاحبان جاہ و حشم بھی انھیں کے ہیں

طیبہ کے جو فقیر ہوئے ان کی جیب میں
دینار بھی انھیں کے درم بھی انھیں کے ہیں

وہ درد ہیں انھیں کے جو دیتے ہیں لذتیں
راحت جو بخشتے ہیں وہ غم بھی انھیں کے ہیں

ولیوں کو جنکے در کی غلامی پہ ناز ہے
قسمت کے ہیں بلند کہ ہم بھی انھیں کے ہیں

وہ رزم ہو کہ بزم وہی سب کا مدعا
شمشیر بھی انھیں کی قلم بھی انھیں کے ہیں

شاہ امم سے جنکو محبت ہے اے فراز
سچ پوچھیے تو شاہ امم بھی انھیں کے ہیں

★

★

وہ قاسم نعمت ہیں وہ مالک جنت ہیں
مجموعۂ کثرت ہیں آئینۂ وحدت ہیں

تخلیق کا جوہر ہیں یا مقصد خلقت ہیں
ہر طرح میرے آقا معراج فضیلت ہیں

منگتوں کا گذارہ ہیں دکھیوں کا سہارا ہیں
مجبور کی ڈھارس ہیں کمزور کی طاقت ہیں

اپنے ہوں پرائے ہوں مفلس ہوں تونگر ہوں
سرکار مدینہ تو سب کے لئے رحمت ہیں

ٹوٹیں گے نہ بکھرینگے بہکیں گے نہ بھٹکیں گے
ہیں جنکے فدائی ہم وہ شمعِ ہدایت ہیں

یہ نعت نبی کیا ہے موتی ہیں عقیدت کے
اعمال کی زینت ہیں ایماں کی ضمانت ہیں

★

مجھ کو لطفِ بندگی نعت نبی سے مل گیا
خلد کا رستہ مدینے کی گلی سے مل گیا

پڑھ رہا تھا نعت مَیں اسنے کہا صل علیٰ
آج اپنا پن مجھے اک اجنبی سے مل گیا

آ گئے آقائے کُل کی جب غلامی میں بلال
ان کا معیارِ غلامی سروری سے مل گیا

کسطرح جامِ شہادت بنتا ہے آبِ حیات
زندگی کو یہ ہنر ابن علی سے مل گیا

اٹھ گیا حسّان و جامی و رضا کا جب قلم
بندگی کا لطف ان کی شاعری سے مل گیا

زہد و تقویٰ بھی نہ اس کے کام کچھ آیا فرازؔ
قول جسکا مصطفیٰ کی دشمنی سے مل گیا

★

زہے قسمت مرے آقا کا جلوہ دل کے اندر ہے

اندھیری شب میں اک روشن سویرا دل کے اندر ہے

اندھیرو جاؤ میرا کملی والا دل کے اندر ہے

اسی مہتاب رحمت کا اجالا دل کے اندر ہے

مرے احساس کی معراج ہے دونوں حوالوں سے

تصور میں مدینہ ہے تو کعبہ دل کے اندر ہے

ضرورت میں بھی ہاتھ اٹھتے نہیں ہیں غیر کے آگے

مرا آقائے نعمت جلوہ آرا دل کے اندر ہے

میں طرز دوستی و دشمنی پہچان لیتا ہوں

بفیض مصطفےٰ اک چشم بینا دل کے اندر ہے

جبیں کی راہ میں حائل ہے پابندی شریعت کی

نظر میں مصطفےٰ ہیں ذوق سجدہ دل کے اندر ہے

مرے چہرے پہ اشکوں نے نبی کی نعت لکھی ہے

دیئے جلتے ہیں پلکوں پر اجالا دل کے اندر ہے

نبی کی یاد میں ملتا ہے لطف بندگی مجھ کو

نماز عشق کا میری مصلےٰ دل کے اندر ہے

ہے رب ذوالجلال ترا اقتدار سب
تونے ہی مصطفیٰ کو دیئے اختیار سب
آؤ خدا کا فضل نبی سے ہی مانگ لیں
وہ بانٹتے ہیں عظمت و عز و وقار سب
قاسم سمجھ کے کرتے ہیں آقا سے ہم سوال
نیت ہے کیا سمجھتا ہے پروردگار سب
پاتے ہیں آفتابِ نبوت سے روشنی
غوث و فرید و خواجہ و صابر مدار سب
سرکار دو جہاں ہیں شریعت کے تاجدار
ان پر یہ تاج و تخت و حکومت نثار سب
آنکھوں میں بھر کے دیکھئے عشق نبی کا رنگ
چھٹ جائیگا یہ وہم و گماں کا غبار سب
لے آئے اے فراز عمر گھر نصف مال
صدیق لے کے آگئے دیوانہ وار سب

★

ہم اپنی زندگی کا فرض اولیٰ بھول بیٹھے ہیں
الجھ کر لذت دنیا میں عقبیٰ بھول بیٹھے ہیں

بنا کر فرقہ بندی کو شعار زندگی اپنا
رسول اللہ کا اخلاق حسنہ بھول بیٹھے ہیں

گہر اشکوں کے آنکھوں میں نہ دل میں عشق کی لذت
مقام نعت سرکار مدینہ بھول بیٹھے ہیں

حیات چند روزہ کیلئے سامان ہیں کتنے
جہاں رہنا ہے دائم وہ ٹھکانہ بھول بیٹھے ہیں

کہا آقا نے مومن دوسرے مومن کا پردہ ہے
مگر ہم شوق غیبت میں یہ جملہ بھول بیٹھے ہیں

جنازہ رہبری کرتا ہے پیچھے چلنے والوں کی
دکھاتا ہے انھیں منزل جو رستہ بھول بیٹھے ہیں

ہمارا وقت باتوں میں گذرتا ہے بہت لیکن
خدائے لم یزل کی حمد کرنا بھول بیٹھے ہیں

★

★

تہذیب کی طرز ادا اخلاق کی وجہ بقا اللہ کی پہلی عطا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
ہیں آپ تو سدریٰ رسا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کہف الوریٰ نور الھدیٰ یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

محبوب رب اعلیٰ نسب ہر شی کے ہونے کا سبب چاہے عجم ہوں یا عرب سبکو دیئے جینے کے ڈھب
ہیں آپ کے صدقے میں سب قدسی بھی ہو کے باادب پڑھتے ہیں کلمہ آپکا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

شاہ شہاں جان جہاں سب سے نہاں سب پر عیاں دست اماں حق کی اذاں روح بیاں لفظوں کی جاں
شیریں سخن نوری بدن بنیاد زور بوالحسن یعنی حبیب کبریا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

الفقر وفخری کے امیں وجہ بنائے آں وایں اے رہبر دنیا و دیں محبوب رب العلمیں
ہوگا سر عرش علیٰ جب عرصۂ محشر بپا ہر لب پہ ہوگی یہ صدا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

کہتا ہے یہ جذب دروں مجھکو بایں حال زبوں اک نام ہے وجہ سکوں دوڑے بدن میں مثل خوں
جاں آفریں راحت فزاء جبریل بھی جس پر فدا کیا نام ہے صل علیٰ یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

زوروں پہ ہے طوفان غم اغیار ڈھاتے ہیں ستم لب پر ہے جاری دم بدم چشم کرم شاہ امم
رکھ لیجے امت کا بھرم ہو کر اٹھیں پھر تازہ دم غالب ہو پھر دین خدا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

جلوہ نمائے ہر جہت سب کے لئے رحمت کی چھت سب سے عظیم المرتبت سب کا جوار عاطفت
بے خوف و بے چون وچرا کہدے فراز بے نوا میری دعا میری دوا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

★

زبان کو اپنی پاک کرلو خدا کی حمد و ثنا سے پہلے
پھر اسکے مابعد کچھ نہ ہو لب پہ مدحت مصطفیٰ سے پہلے

رضا نبی کی رضائے رب ہے خدا مسبب نبی سبب ہے
نہ ہوگی بخشش کسی بشر کی اشارۂ مصطفیٰ سے پہلے

نہ ان سے بہتر حکیم کوئی نہ ان سے بہتر طبیب کوئی
مریض انکا انھیں پکارے شفا ملے گی دوا سے پہلے

انھیں کی معراج کے سبب ہے چمک بھی انکی دمک بھی انکی
یہ مہر و ماہ و نجوم کیا تھے حضور کے نقش پا سے پہلے

وہ ذات ہے فخر لامکانی نہ جسکا سایہ نہ جس کا ثانی
مرے نبی نے وجود پایا وجود کی ابتدا سے پہلے

یہ انکی نسبت کا معجزہ ہے کہ میں تصور کے پر لگا کر
مدینے والے کے گلستاں میں پہنچ گیا ہوں ہوا سے پہلے

وہ شب ہے معراج مصطفےٰ کی نماز اقصیٰ میں ہو رہی ہے
پئے امامت کھڑے ہوئے ہیں حضور کل انبیاء سے پہلے

فراز کی آرزو یہی ہے طلب یہی جستجو یہی ہے
کہ انکی نعتیں انہیں کے در پر سنائے جا کر قضا سے پہلے

★

قطعہ

روشنی کیا ہے مصطفےٰ کے بغیر
زندگی کیا ہے مصطفےٰ کے بغیر
آدمیت انھیں کا صدقہ ہے
آدمی کیا ہے مصطفےٰ کے بغیر

★

صحابہ معتبر سارے کے سارے مصطفیٰ کے ہیں
بگڑ سکتے نہیں وہ جو سنوارے مصطفیٰ کے ہیں

زمیں افلاک سورج چاند تارے مصطفیٰ کے ہیں
یہ ذاتِ حق کے مظہر سب نظارے مصطفیٰ کے ہیں

غلامی مصطفیٰ کی اصل میں روحِ عبادت ہے
جبینیں تو ہماری ہیں اشارے مصطفیٰ کے ہیں

علو و عظمت و شوکت عروج و ارتقا رفعت
یہ سب الفاظ کیا ہیں استعارے مصطفیٰ کے ہیں

شکم پر باندھ کر پتھر نوازا بادشاہوں کو
نرالے فقر کے انداز پیارے مصطفیٰ کے ہیں

خدا نے اختیارِ خاص سے ان کو نوازا ہے
سرِ میدانِ محشر بھی اجارے مصطفیٰ کے ہیں

فرازؔ پُر خطا سے لوگ ہوں یا اہلِ تقویٰ ہوں
شفاعت کیلئے سب کو سہارے مصطفیٰ کے ہیں

★

★

ہیں بھکاری بن کے کھڑے ہوئے جہاں بادشاہ و زیر بھی
میں انھیں کے در کا غلام ہوں میں انھیں کے در کا فقیر بھی

وہی ایک نام لبوں پہ ہے وہی اک خیال دماغ میں
مرا پر سکون ہے ظرف بھی مرا مطمئن ہے ضمیر بھی

جو رضا میں ان کی امان ہے تو عذاب سوئے گمان ہے
مرے مصطفیٰ کی یہ شان ہے کہ بشیر بھی ہیں نذیر بھی

وہی آفتابِ کمال ہیں وہی ماہتاب جمال ہیں
جو ستیزہ کار ہو تیرگی تو وہی سراج منیر بھی

وہ امین و صادق و پر اماں وہ خلیق و مشفق و مہرباں
وہی جنکے حسنِ سلوک کا کریں اعتراف شریر بھی

یہ سلام و نعت و درود سب ہے فرازؔ سلسلۂ ادب
یہی مصطفیٰ کی خوشی بھی ہے یہ رضائے رب قدیر بھی

★

★

آمد امی لقب سے چار سو کا جاگنا
اے فلک دیکھا ہے تونے دشت ہو کا جاگنا

وادیِ بے آب میں اک آب جو کا جاگنا
خاک میں پہلے پہل جوشِ نمو کا جاگنا

پتھروں میں نقشِ پا کو جذب کرنے کی تڑپ
اور کنکریوں میں ذوقِ گفتگو کا جاگنا

گرد کے مانند اڑتا امتیازِ رنگ و نسل
یعنی اعصابِ تمدن میں لہو کا جاگنا

آگ برساتے ہوئے سورج میں آنا اعتدال
گلستاں میں اعتبارِ رنگ و بو کا جاگنا

یہ بھی اک اعجاز ہے آقا کی سنت کا فرازؔ
قبر کی منزل میں اعضائے وضو کا جاگنا

★

★

فضیلت ختم ساری رحمت دنیا و دیں پر ہے
کہ جنت بھی یہیں سلطان جنت بھی یہیں پر

نہ دانش پر نہ سجدوں پر نہ قصر دل نشیں پر ہے
ہمیں بس ناز ہے تو رحمت اللعٰلمیں پر ہے

سبھی ہیں روز محشر خلد کے امیدواروں میں
مشیت کی توجہ مصطفٰے کی ہاں، نہیں پر ہے

ہجوم قدسیاں کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے
فلک والوں کی جنت بھی مدینے کی زمیں پر ہے

فدا ہیں اسلئے اے چودھویں کے چاند ہم تجھ پر
کہ نعلینِ نبی کی ضَو ترے روئے حسیں پر ہے

ملا ہے جب سے اعزاز غلامی ان کو آقا کا
مزاج عاصیاں اس روز سے عرش بریں پر ہے

دیار مصطفٰے کی حاضری کا فیض ہے یہ بھی
فرشتوں کو جو اتنا ناز جبریل امیں پر ہے

★

★

سلام اس پر سکندر ہے گدا جس شاہ کے در کا
لقب امی ہوا جس علم و حکمت کے سمندر کا

مٹا آمد سے جس کی دبدبہ کسریٰ و قیصر کا
کھل اٹھا خیر کا چہرہ تو منہ کالا ہوا شر کا

یزید پر جفا تیرا زمانہ تھا گھڑی بھر کا
قیامت تک رہیگا تذکرہ اب ابن حیدر کا

مجھے لعل و جواہر کی تمنا ہی نہیں ہمدم
غلامی مصطفٰی کی تاج زریں ہے مرے سر کا

کیا تخلیق جس کو خود خدا نے نور سے اپنے
اسے اپنا سا کہنا پھوٹ جانا ہے مقدر کا

عقیدت کی یہی بادہ ہمیں مسرور رکھتی ہے
رواں رہتا ہے لب پر تذکرہ ساقی کوثر کا

جہاں میں روشنی جتنی ہے سب صدقہ انہی کا ہے
ضیاءِ مہر کیا ہے ایک قطرہ اس سمندر کا ہے

★

★

سردارِ انبیاء کی نبوت بھی بے مثال
سیرت بھی بے مثال شریعت بھی بے مثال

قسمت سے ہوگئی تو زیارت بھی بے مثال
ورنہ نبی کے ہجر کی لذت بھی بے مثال

یثرب تھا جس کو اپنا مدینہ بنا دیا
یا مصطفیٰ وہ آپ کی ہجرت بھی بے مثال

عشقِ نبی میں بک تو گئے حضرت بلال
حاصل ہوئی مگر انھیں قیمت بھی بے مثال

روزِ حساب شانِ کریمی لئے ہوئے
ہے مصطفیٰ کا تاجِ شفاعت بھی بے مثال

نبیوں کے حق میں ہوگئی معراجِ اقتداء
اقصیٰ میں جو ہوئی وہ امامت بھی بے مثال

ما بین مصطفیٰ و خدا جب کوئی نہ تھا
محبوب کی محبؔ سے وہ قربت بھی بے مثال

راہِ خدا میں گھر تو دیا سر بھی دے دیا
ابنِ علی کی شانِ سخاوت بھی بے مثال

ہیں منبرِ رسول پہ حسّان اے فراز
بے مثل مدح خواں بھی ہے مدحت بھی بے مثال

★

نبی کے عشق سے آباد ہے جہان کرم
رواں ہے نور کے رستے پہ کاروان کرم

فقط انھیں کی غلامی میں ہے نجات کی راہ
وہی ہیں روح کرم کی وہی ہیں جان کرم

نظر لگی ہے اسی ابر کے برسنے پر
کہ میں خطا کی زمیں ہوں وہ آسمان کرم

کرم کی بھیک طلب کر رہے ہیں آقا سے
نبی کے روضۂ اطہر پہ طالبان کرم

بنے تھے جو شب معراج عرش کی زینت
یہ کہکشاں انھیں قدموں کا ہے نشان کرم

رہے گا تاج شفاعت انھیں کے ماتھے پر
دکھائی جائے گی محشر میں ان کی شان کرم

خدا کا شکر کہ ایسے میں آ گئے آقا
خطائیں آنے ہی والی تھیں درمیان کرم

مجھے بلاؤں کے سورج کا خوف کیا ہو فراز
کہ سر پہ ہے مرے آقا کا سائبان کرم

★

ارض طیبہ جب ہوئے تجھ پر عیاں ان کے قدم
بن کے ابھرے رحمتوں کا سائباں ان کے قدم

رہبری امت کی اب کرتے رہیں گے حشر تک
ریگزاروں کو بنا کر گلستاں ان کے قدم

زیب دیتا ہے انھیں کو رحمت کل کا لقب
بے ضرر ہے ذات ان کی بے زیاں ان کے قدم

دور ایجادات اتنی سرکشی اچھی نہیں
ہے کہاں تیری ترقی اور کہاں ان کے قدم

پتھروں کو نرم کر کے چھوڑتے جاتے ہیں نقش
لکھتے جاتے ہیں کرم کی داستاں ان کے قدم

سب سے پہلے حضرت صدیق نے تصدیق کی
کر کے جب لوٹ آئے سیر لامکاں ان کے قدم

گم رہی کی آگ برساتے ہوئے ماحول میں
بن کے آئے رحمتوں کا سائباں ان کے قدم

ہم گنہگاروں کی قسمت پھوٹ جاتی اے فرازؔ
وقف جو ہوتے برائے قدسیاں ان کے قدم

★

★

فضیلتوں کا ہے دریا رواں مدینے میں
جھکا رہا ہے جبیں آسماں مدینے میں

عبادتیں ہوں تری دل کی حاضری کے بغیر
نہ چل سکیں گی یہ باکیاں مدینے

ہزار حسن سہی کائنات میں لیکن
ملے گی ذوق نظر کو اماں مدینے میں

جو گوش دل سے سنو تو سنائی دے اب بھی
کبھی بلال نے دی تھی اذاں مدینے میں

وہ نور حق جو نہاں مسجد حرام میں ہے
بہ صد کمال ہوا ہے عیاں مدینے میں

اسی کا فیض ہے بینائی چشم عالم کی
ازل کا نور ہے جلوہ فشاں مدینے میں

وہاں فرازؔ حکومت ہے نوار والے کی
چلے گا سکہ ظلمت کہاں مدینے میں

★

★

آقا کے طریقے سے ہٹ کر ہر ایک عمل نا کافی ہے
ان کو جو پسند آجائے تو بس ایک ہی سجدہ کافی ہے

دنیا میں مسیحا اور سہی مجھ کو یہ مسیحا کافی ہے
ہر طرح کی بیماری کے لئے بس خاک مدینہ کافی ہے

کچھ اور مجھے منظور نہیں کچھ اور مراد ستور نہیں
ہوں انکی طلب میں سرگرداں سر میں یہی سودا کافی ہے

میزان عمل پر دیکھا تو اعمال کی پونجی کچھ بھی نہ تھی
جب نعت نبی کے پھول ملے رحمت نے پکارا کافی ہے

جب نور سے رشتہ جوڑ لیا پھر تیرہ شبی کا غم کیسا
مجھ کو تو مدینے والے کی یادوں کا اجالا کافی ہے

اس دور ترقی کے انساں سمجھیں تو کتاب حکمت کو
ہر ایک بلندی چھونے کو قرآن ہی تنہا کافی ہے

احساس ندامت سے چل کر پلکوں پہ جو روشن ہوجائے
عصیاں کی سیاہی دھونے کو آنسو کا وہ قطرہ کافی ہے

★

★

حسن کو ہے جستجوئے رحمت اللعالمین
ڈھونڈتے ہیں پھول بوئے رحمت اللعالمین

ان کے جلوؤں سے ہے قائم منظروں کا اعتبار
کس قدر روشن ہے روئے رحمت اللعالمین

خانۂ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ بن گیا
رنگ لائی آرزوئے رحمت اللعالمین

تاجداروں کا یہ عالم ہے کہ برکت کے لئے
سر پہ رکھ لیتے ہیں موئے رحمت اللعالمین

درگذر کی منزل اولیٰ پہ فائض ہیں حضور
فیض پاتے ہیں عدوئے رحمت اللعالمین

خوشبوؤں میں ڈوب کر آئی مدینے سے ہوا
دل کھنچا جاتا ہے سوئے رحمت اللعالمین

ہم ہی کیا جن وملک سب ان پہ صدقے ہیں فرازؔ
کوئی کیا سمجھے علوئے رحمت اللعالمین

★

★

بزمِ سرکار میں جب اہلِ نظر جاتے ہیں
لے کے نذرانۂ دل اور جگر جاتے ہیں

کچھ نہ مانگوں مرے آقا کے وسیلے کے بغیر
ایسی باتوں سے دعاؤں کے اثر جاتے ہیں

اپنے ماں باپ فدا کرتے ہیں پہلے ان پر
بزمِ آقا میں جو صدیق و عمر جاتے ہیں

جانے کب ہم بھی مدینے کو روانہ ہونگے
قافلے قلب کو تڑپا کے گذر جاتے ہیں

دل جھکانا ہے تو اس در پہ جھکایا جائے
سر کو خم کر کے جہاں شمس و قمر جاتے ہیں

ہم جو پڑھتے ہیں یہاں ان پہ درود اور سلام
عرش تک لے فرشتے یہ خبر جاتے ہیں

ذکرِ سرکار کی سجتی ہے جہاں بزمِ فرازؔ
نعت گوئی کا لئے ہم بھی ہنر جاتے ہیں

★

★

جائے تو کوئی بن کر شیدائی مدینے میں
ملتی ہے فقیروں کو دارائی مدینے میں

سیراب ہوئے جس کے پھیلاؤ سے کل عالم
اللہ نے وہ رحمت برسائی مدینے میں

جو گھر تھا بلاؤں کا وہ شہرِ نبی ٹھہرا
آقا کو مشیت جب لے آئی مدینے میں

سرکار کے گنبد کی یہ فیض رسانی ہے
بڑھ جاتی ہے آنکھوں کی بینائی مدینے میں

اللہ تعالیٰ ہے یکتائے جہاں لیکن
دیکھو بشریّت کی یکتائی مدینے میں

یہ لحن غٹرغوں ہے گنبد کی فضا میں یا
بجتی ہے درودوں کی شہنائی مدینے میں

آقا نے نوازا ہے مجھکو بھی دعاؤں سے
یہ کہتی ہوئی آئی پروائی مدینے میں

کیا نام دیا جائے اس عالم مستی کو
لے جاتی ہے جب مجھکو تنہائی مدینے میں

★

جو راہِ عشق نبی سے گذر کے دیکھتے ہیں
دعا کے ساتھ نتیجے اثر کے دیکھتے ہیں

ضرور در پہ بلائیں گے ایک دن آقا
وہ آبشار مری چشم تر کے دیکھتے ہیں

ہمارے جیسے گنہگار مصطفےٰ کی طرف
گلِ نجات کی امید کر کے دیکھتے ہیں

خدا بھی دیکھتا رہتا ہے مرضیٔ محبوب
ملائکہ بھی اشارے نظر کے دیکھتے ہیں

نبی کے روضے کا دیدار کرنے والوں کو
فلک سے چاند ستارے اتر کے دیکھتے ہیں

انھیں پہ ہوتی ہے روشن حقیقتِ اسلام
نبی کا عشق جو آنکھوں میں بھر کے دیکھتے ہیں

★

ہر عظمت وکمال کا محور انہی کی ذات
ہر بام ارتقاء پہ منور انہی کی ذات

نسلوں کے افتخار پہ غالب انہی کا نام
وجہ وصال اسود واحمر انہی کی ذات

تسخیر مہر و مہ کی بنا ان کے معجزات
منظر ہے عصر نو پسِ منظر انہی کی ذات

دنیا میں بیکسوں کا سہارا انہی کا در
مقصود عاصیاں سر محشر انہی کی ذات

یہ حسن کائینات بہت دلنواز ہے
اور حسن کائینات کا جوہر انہی کی ذات

تبدیل جو نہ ہو وصداقت ہے یہ فرازؔ
بعد از خدا ہر ایک سے برتر انہی کی ذات

★

★

خدا کے بعد ہے بس نام مصطفےٰ ایسا
نہیں ہے کوئی زمانے میں دوسرا ایسا

نبی، نبی کے صحابہ نبی کے اہل بیت
ملا ہے ہم کو ھدایت کا سلسلہ ایسا

نہ جس میں خوف زیاں ہو نہ خوف گمراہی
مرے نبی کی شریعت ہے راستہ ایسا

جو بیٹھتا ہو چٹائی پہ تاج بانٹتا ہو
ہوا نہ پھر کوئی دنیا میں رہنما ایسا

مقام عشق نبی سب کی دسترس میں کہاں
بڑے نصیب سے ملتا ہے مرتبہ ایسا

جہاں محاذ پہ چھ ماہ کا صغیر بھی ہو
زمیں پہ پھر نہ ہوا کوئی معرکہ ایسا

★

★

نبی کا دامن رحمت نہیں تو کچھ بھی نہیں
بروز حشر یہ دولت نہیں تو کچھ بھی نہیں

خطا بشر کی ہے فطرت مفر کہاں اس سے
مگر خطا پہ ندامت نہیں تو کچھ بھی نہیں

خدا سے مانگتے رہئے حلال رزق مگر
مزاج میں جو قناعت نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ فرض ہے کہ غلط کو غلط کہا جائے
مگر زباں میں لطافت نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہزار آدمی مصروفِ کاروبار رہے
مگر نماز کی فرصت نہیں تو کچھ بھی نہیں

کوئی حرام کا لقمہ نہ حلق میں جائے
ترے عمل میں یہ شدت نہیں تو کچھ بھی نہیں

بجا ہے اہل طریقت کا احترام فرازؔ
مگر لحاظ شریعت نہیں تو کچھ بھی نہیں

★

لب پہ ہے میرے نبی کا نام بس
اس سے ملتا ہے مجھے آرام بس

مصطفٰے ہیں عظمتوں کی انتہا
اس کے آگے ہے خدا کا نام بس

عرش پر اک آن میں پہنچے نبی
عرش ہو جیسے جیسے فقط دو گام بس

اب کسی شئے کی ضرورت ہی نہیں
پی لیا عشق نبی کا جام بس

میرے آقا نے غلامی بخش دی
مل گیا مجھ کو مرا انعام بس

★

کرم کی نہر رواں مصطفیٰ کے نام سے ہے

ہمارے جسم میں جاں مصطفیٰ کے نام سے ہے

ہمارے منہ میں زباں مصطفیٰ کے نام سے ہے

زباں میں زور بیاں مصطفیٰ کے نام سے ہے

نبی کی بزم میں چرچے خدا کی قدرت کی

خدا کے گھر میں اذاں مصطفیٰ کے نام سے ہے

تمام نظمِ دوعالم چلا رہا ہے خدا

فروغِ کارِ جہاں مصطفیٰ کے نام سے ہے

یہ جبرِ نفرت و دہشت شرارتِ ابلیس

جہاں ہے امن واماں مصطفیٰ کے نام سے ہے

عقیدتوں کی مخالف فضا میں زندہ ہوں

یہ مجھ میں تاب وتواں مصطفیٰ کے نام سے ہے

نبی کا عشق ہے پیمانۂ سزاء وجزاء

نظامِ سود وزیاں مصطفیٰ کے نام سے ہے

یہ نعت گوئی کا فن بھی انھیں کا صدقہ ہے

فرازؔ اہلِ زباں مصطفیٰ کے نام سے ہے

★

یہ اجالا جو سر راہ گذر لگتا ہے
کوئی طیبہ کی طرف محو سفر لگتا ہے
اشک آنکھوں میں لئے باب کرم تک جاؤ
نم ہو مٹی تو دعاؤں کا شجر لگتا ہے
عشق کی چشم تصور میں ہو بینائی تو
کتنا آسان مدینے کا سفر لگتا ہے
کتنے روشن ہیں در پاکِ نبی کے ذرے
کوئی خورشید مبیں کوئی قمر لگتا ہے
انکی عقلوں پہ کیا جائے کہاں تک ماتم
رب کا محبوب جنھیں صرف بشر لگتا ہے
جانے کس ہاتھ میں شامل ہو عقیدے کا لہو
سب سے اب ہاتھ ملاتے ہوئے ڈر لگتا ہے
نعت گوئی مرے ایمان کا حصہ ہے فرازؔ
بخشوائے گا یہ پاکیزہ ہنر لگتا ہے

★

جو دل میں عشق نبی کا ظہور ہوتا ہے
تو یہ خرابۂ جاں مثل طور ہوتا ہے

حضور انکے جو دل بے حضور ہوتا ہے
ادب کی راہ میں یہ بھی قصور ہوتا ہے

شعور آتا ہے پہلے نبی کی عظمت کا
پھر اس کے بعد کوئی باشعور ہوتا ہے

رہوں میں بزم سخن میں کہ صحن گلشن میں
نظر میں گبند خضریٰ ضرور ہوتا ہے

نشان سجدہ ہی کافی نہیں جبیں کے لئے
نبی کے عشق سے چہرے پہ نور ہوتا ہے

قطعہ

دلوں کے داغ مٹائے رسول اکرم نے
کرم کے پھول کھلائے رسول اکرم نے
ہُوا نہ جن پہ زمانے کی گردشوں کا اثر
کچھ ایسے نقش بنائے رسول اکرم نے

ہو کبھی قسمت مری بیداران کے روبرو
میں سناؤں نعت کے اشعاران کے روبرو

لائینگے تشریف جب آقا تو پھر کیا پوچھنا
قبر ہو جائے گی خود گلزاران کے روبرو

فرق کرتے ہی نہیں اپنے غلاموں میں حضور
ایک ہیں سب مفلس و زرداران کے روبرو

حکم رب ہے کردیئے جائینگے سب اعمال رد
ہو گئی اونچی اگر گفتاران کے روبرو

جن کو کہتے ہیں اطباءِ زمانہ لا علاج
ٹھیک ہو جاتے ہیں وہ بیماران کے روبرو

میرے شیدائی تجھے بھر دیں گے آقا نے کہا
ہو کے آئی خلد جب تیاران کے روبرو

آرزو طیبہ کی ہے اور فکر ہے یہ بھی فرازؔ
کیسے ہو گی جرأت اظہاران کے روبرو

★

اے زندگی یہ تیرا سفر مصطفےٰ کے نام
یہ روز و شب یہ شام و سحر مصطفےٰ کے نام

معراج ان کی اصل حوالہ عروج کا
سب ارتقائے نوعِ بشر مصطفےٰ کے نام

ان کی رضا ہے نفع تو ناراضگی ضرر
سارا نظامِ نفع و ضرر مصطفےٰ کے نام

ساری عبادتیں ہیں خدا ہی کے واسطے
پھر اس کے بعد سب ہے مگر مصطفےٰ کے نام

نبیوں نے اپنے عہد میں سب کردیئے فرازؔ
نخلِ دعا کے برگ و ثمر مصطفےٰ کے نام

★

★

دنیا میں اک انسان بھی ایسا نہیں ملتا
جس کو میرے سرکار کا صدقہ نہیں ملتا

آقا کا اگر نقش کف پا نہیں ملتا
تہذیب کا دنیا کو اجالا نہیں ملتا

ہے سارا جہاں سایۂ رحمت میں انہیں کے
اور جسم مطہر ہے کہ سایہ نہیں ملتا

مستی کے بھی آداب ہیں دربار نبی میں
ایسا تو کہیں اور سلیقہ نہیں ملتا

مانگے تو کوئی عشق و محبت کی ادا سے
دربار سخی کا ہے وہاں کیا نہیں ملتا

★

خرد کی قبلہ نما ہے فضائے شہر نبی
جنوں کے حق میں شفاء ہے فضائے شہر نبی

غم جہاں ہے اگر ایک عقدۂ لاحل
تو اسکی عقدۂ کشا ہے فضائے شہر نبی

یہ زندگی ہے تسلسل ضیاء و ظلمت کا
مگر ضیاء ہی ضیاء ہے فضائے شہر نبی

مقام و مرکز و جائے درود لا تعداد
تمام صل علیٰ ہے فضائے شہر نبی

دعا کا ناز دیار حرم کو کہتے ہیں
قبولیت کی ادا ہے فضائے شہر نبی

خبر کرو یہ بھٹکتے ہوئے مسافر کو
بڑے سکون کی جا ہے فضائے شہر نبی

وہیں امان ملے گی فراز آؤ چلیں
ہر اک مرض کی دوا ہے فضائے شہر نبی

★

★

اماں کی جا نہیں کوئی مگر مدینہ ہے
عظیم بحر ہے دنیا گہر مدینہ ہے

نماز ہم کو سکھائی مدینے والے نے
یہ مسجدیں تو ثمر ہیں شجر مدینہ ہے

امیر شہر میں تقریر پھر سنوں گا تری
ابھی ادھر مجھے لے چل جدھر مدینہ ہے

حرم ہے قصر دعا اس میں شک نہیں لیکن
حرم کہے ہے کہ باب اثر مدینہ ہے

کبھی تو یوں ہے کہ دل ہے مرا مدینے میں
کبھی ہے یوں میرے پیش نظر مدینہ ہے

وہاں کی بے ادبی ہے خرابیٔ محشر
وہ اور شہر نہیں بے خبر مدینہ ہے

ادھر جلال الٰہی ادھر جمال حبیب
فراز شمس ہے کعبہ قمر مدینہ ہے

★

★

بشر کی شکل میں وہ نور کا پیکر بہت اچھا
چنا اللہ نے اپنے لئے دلبر بہت اچھا

مبارک وہ زباں ہے جو درود پاک پڑھتی ہو
جھکے جو سجدۂ معبود میں وہ سر بہت اچھا

نبی کے شہر جو جاتی ہوں وہ راہیں بہت اچھی
جہاں ذکر نبی ہوتا رہے وہ گھر بہت اچھا

فراق مصطفےٰ میں استن حنانہ رویا تھا
نگاہ عشق میں لکڑی کا وہ منبر بہت اچھا

جو میرا ہے وہ میرے دامن رحمت میں آجائے
دیا آقا نے یہ وہ مژدہ سر محشر بہت اچھا

مدینے کا نظارہ کر کے قدسی عرض کرتے ہیں
زمیں والوں نے پایا رب کا پیغمبر بہت اچھا

طواف سبز گنبد سے ہے روشن شام کا سورج
زمانے کے ہر اک منظر سے یہ منظر بہت اچھا

شب ہجرت رسول اللہ کے ارشاد عالی سے
علی سوئے تھے جس بستر پہ وہ بستر بہت اچھا

زمانے کے شہنشاہوں سے میروں سے وزیروں سے
مرے سرکار کی دہلیز کا نوکر بہت اچھا

بنا دی رحمت عالم نے قسمت سنگ اسود کی
کہ ان کے چومنے سے ہو گیا پتھر بہت اچھا

بفیض مرشد کامل بہ دست ساقی کوثر
فرآز تشنہ لب کو مل گیا ساغر بہت اچھا

★

رحمت اللعٰلمیں کا ہے یہ اعجازِ کرم
بج رہا ہے اور بے آواز ہے سازِ کرم

رب حبلی امتی کے لہجۂ پرسوز میں
آرہی ہے پردۂ غیبت سے آوازِ کرم

بھر رہے ہیں انکی مدحت کے پروں سے ہم اڑان
کم نہیں ہوتی خطاؤں سے بھی پروازِ کرم

نعمتوں میں ہوگئیں تبدیل میری لغزشیں
دیکھ اے دنیا یہ ہے آقا کا اعجاز کرم

دین کا منشاء ہے پابندی شریعت کی مگر
مصطفٰے کا عشق کرتا ہے سرافراز کرم

مصطفٰے کے نور کو رکھا گیا قندیل میں
خالق کل نے کیا اس طرح آغاز کرم

انکی مدحت میں قلم میں نے اٹھایا جب فرازؔ
بن گیا میرا پرندِ فکر شہباز کرم

★

مثل مہتاب ہیں ذرۂ طیبہ چمکے جس سے ضو مانگ کے ہر ایک ستارا چمکے

بن کے مُزّمّل و مُدّثّر و طٰہٰ چمکے آیتوں میں مرے آقا کا سراپا چمکے

منتظر تھی کئی صدیوں سے زمینِ یثرب مصطفےٰ آئیں تو پھر خاکِ مدینہ چمکے

ان سے رشتہ ہو وفا کا تو نمازیں ہوں قبول ہو اگر عشق نبی دل میں تو چہرہ چمکے

ہو گئے دونوں جہاں جسکی چمک سے روشن پاؤں سرکار کے ایسے شبِ اسرا چمکے

اُڑ گیا گرد کے مانند یزیدی لشکر ہر طرف آج بھی شبیر کا سجدہ چمکے

ہم ہیں ایسے درِ اقدس کے بھکاری کہ جہاں دینے والے کی طرح مانگنے والا چمکے

ان کی نسبت سے سرفراز ہوئے اہل بیت ہو گئی ان کی توجہ تو صحابہ چمکے

سبز گنبد کی زیارت ہو مبارک تجھکو

اے مدینے کے مسافر تیرا رستہ چمکے

★

★

خدا نے جس کو اپنے نور کے سانچے میں ڈھالا ہے
وہ میرا کملی والا ہے وہ میرا کملی والا ہے

سفر کی ابتداء کی ہے جب ان کے نام نامی سے
تو ہر ٹھوکر پہ مجھکو میرے آقا نے سنبھالا ہے

حفاظت کر رہا ہے خود خدا محبوب کی اپنے
رفیق غار ہیں سرکار ہیں مکڑی کا جالا ہے

سکوں ملتا ہے مجھکو یا رسول اللہ کہنے سے
یہ وہ نعرہ ہے جس نے میری ہر مشکل کو ٹالا ہے

گنہگاروں کو دیتی ہے اماں ہر ایک مشکل سے
میرے آقا کی کملی ہے کہ رحمت کا دوشالہ ہے

جسے روشن کیا تھا وادئ مکہ میں خالق نے
اسی شمع حرا کا سارے عالم میں اجالا ہے

خدا کا شکر ہے آقا تمہاری نعت گوئی نے
فراز بے نوا کو بحر عصیاں سے نکالا ہے

★

★

جب جب ہوئی بلاؤں کی یلغار ہر طرف
آقا مدد کو آ گئے ہر بار ہر طرف

وہ شرق و غرب ہو کہ شمال و جنوب ہو
سردار انبیاء کی ہے سرکار ہر طرف

اللہ کی رضا بھی رضائے نبی میں ہے
پھرتے ہیں آپ کس لئے بیکار ہر طرف

جب سے سنا ہے شافع محشر ہیں مصطفےٰ
خوشیاں منا رہے ہیں گنہگار ہر طرف

ان کے طفیل ہم کو نمازیں عطا ہوئیں
شاہد ہیں اس کے گنبد و مینار ہر طرف

عشق نبی کی فیض رسانی تو دیکھئے
مہکے ہوئے ہیں نعت کے گلزار ہر طرف

جب مدحت نبی میں قلم اٹھ گیا فرازؔ
مشہور ہو گئے میرے اشعار ہر طرف

★

★

روز و شب مدحت سرکار کیا کرتے ہیں
یوں ہر اک غم کی ندی پار کیا کرتے ہیں

انکی عظمت سے جو انکار کیا کرتے ہیں
اپنی ہی راہ کو دشوار کیا کرتے ہیں

پڑھتے رہتے ہیں جو آقا پہ درود اور سلام
اپنا گھر خلد میں تیار کیا کرتے ہیں

دشمنوں کو بھی ہدایت کی دعائیں دینا
یہ عمل ان کے وفادار کیا کرتے ہیں

اپنی شاخوں کو ثمر بار بنانے کے لئے
تذکرہ ان کا یہ اشجار کیا کرتے ہیں

میری دنیائے تصور ہے یہیں تک محدود
سبز گنبد ترا دیدار کیا کرتے ہیں

ساتھ آجاتی ہے اللہ کی رحمت بھی فرازؔ
جب کرم احمد مختار کیا کرتے ہیں

★

★

یہ جو ہر شخص کے چہرے پہ سجی ہیں آنکھیں
سب کو سرکار کے صدقے میں ملی ہیں آنکھیں

شاید آ جائے مدینے کا مسافر کوئی
بس یہی سوچ کے رستے میں بچھی ہیں آنکھیں

مدتوں بعد ہوا خواب میں ان کا دیدار
مدتوں بعد مری شاد ہوئی ہیں آنکھیں

سبز گنبد کی زیارت کا شرف پایا تو
دل نے خوش ہو کے کہا کتنی بھلی ہیں آنکھیں

اے تصور تری پرواز کے صدقے جاؤں
ان کے قدموں کے نشاں چوم رہی ہیں آنکھیں

★

★

روشنی ہی روشنی جلوہ فشاں طیبہ میں ہے
ظلمتوں کی ساری کاوش رائیگاں طیبہ میں ہے

یہ وطن ہے جسم کا وہ روح کی جائے پناہ
ہند میں رہتا ہوں میں اور میری جاں طیبہ میں ہے

تخم ریزی جسمیں ہوتی ہے کمال وفضل کی
وہ زمیں کہتی ہے میرا آسماں طیبہ میں ہے

خود بھی مہکیں جو قریب آئے اسے مہکائیں بھی
جس میں ایسے گل کھلیں وہ گلستاں طیبہ میں ہے

رنج وغم کی دھوپ تو ہے عارضی لیکن فرازؔ
جاودانی رحمتوں کا سائباں طیبہ میں ہے

★

مرے نبی سا کوئی صاحب جمال نہیں
جمال ایسا کہ جس کی کوئی مثال نہیں

کرے جو فضل مرا رب ذوالجلال نہیں
کہوں میں نعت نبی کی مری مجال نہیں

مقام عشق نبی مجھکو بھی میسر ہے
یہ سب انہی کا کرم ہے مرا کمال نہیں

نبی کے جیسا کہاں ڈھونڈتا ہے اے ناداں
جب اس جہاں میں کوئی دوسرا بلال نہیں

جسے حرام وہ کہدیں وہی حرام ہے بس
بغیر ان کی رضا کوئی شے حلال نہیں

مرے حضور عطا کرتے ہیں بغیر سوال
سوال رد ہو کوئی اس کا تو سوال نہیں

ہر ایک گوشۂ عالم انھیں سے روشن ہے
رسول پاک کی جیسی کسی کی آل نہیں

کہاں مدینے کی مٹی کہاں فرآز کا سر
حضور آپ جو چاہیں تو کچھ محال نہیں

ہر سمت و ہر جہت میں اجالے نبی کے ہیں
شمس و قمر بھی چاہنے والے نبی کے ہیں

جھونکے ہزار ظلم و جفا کے چلیں مگر
گرتے نہیں ہیں وہ جو سنبھالے نبی کے ہیں

اصحاب و اہل بیت نبی کی مثال کیا
دنیا سے جب غلام نرالے نبی کے ہیں

دونوں جہاں میں انکو نہ مل پائیگی اماں
جو دین کی حدوں سے نکالے نبی کے ہیں

سب نعمتوں کا خالق و مالک تو ہے خدا
تقسیم کے نظام حوالے نبی کے ہیں

زہرا کے لاڈلوں کی فضیلت تو دیکھئے
بیٹے ہیں یہ علی کے تو پالے نبی کے ہیں

نعت نبی سنائیں گے حالات کچھ بھی ہوں
باطل سے کیا دبیں جو جیالے نبی کے ہیں

ہیں آج وہ نبی کی فضیلت پہ حرف زن
منہ میں فراز جن کے نوالے نبی ہیں

★

عُشاق اسے کیوں نہ مَلیں اپنی جبیں سے
جس خاک کو نسبت ہے مدینے کی زمیں سے

ہمت ہو تو پوچھے کوئی جبریل امیں سے
کیوں مَلتے ہیں آقا کے قدم اپنی جبیں سے

ذرات مدینہ سے جو زرتاب ہوا ہے
شرمندہ مہ و مہر ہیں اس خاک نشیں سے

عاشق ہو نبی کا تو سر آنکھوں پہ بٹھائیں
رہتا ہو کہیں بھی کوئی آیا ہو کہیں سے

سرکار کے نقشِ کفِ پا ڈھونڈ رہا ہے
دیوانے کو مطلب ہے مکاں سے نہ مکیں سے

★

★

حکمتیں خاک وہوا کی آگ اور پانی کے راز
مصطفےٰ سے پوچھئے تخلیق انسانی کے راز

دیکھئے قرآن میں مدحت رسول اللہ کی
جانئے اللہ سے ان کی ثنا خوانی کے راز

رہگذر عشق نبی کی سخت مشکل ہے مگر
ہم نے جانے ہیں اسی مشکل سے آسانی کے راز

میرے آقا سے ملے کل اولیاء اللہ کو
بے سریر و تاج بھی دنیا پہ سلطانی کے راز

آسماں پر نقش پائے مصطفےٰ کو دیکھ کر
پائے ہیں مہر و مہ و انجم نے تابانی کے راز

لے گئے روح الامیں آقا کو سدرہ تک مگر
جانتے وہ بھی نہیں اس خاص مہمانی کے راز

مرتبہ نعت نبی کا پوچھئے اس سے فرازؔ
منکشف جس پر ہوئے آیات قرآنی کے راز

★

★

میم ح میم دال سب کچھ ہے
مصطفیٰ میں کمال سب کچھ ہے

ان سے انکی رضا طلب کر لے
بس یہی اک سوال سب کچھ ہے

ساری آسانیاں ہیں انکے طفیل
ورنہ امر محال سب کچھ ہے

مجھکو تعلیمِ مصطفیٰ سب کچھ
تجھکو تیرا خیال سب کچھ ہے

بیٹھنا اٹھنا بولنا چلنا
ان کا تو بے مثال سب کچھ ہے

ہر ستم پر احد احد کہنا
یہ صدائے بلال سب کچھ ہے

ان سے اب کیا کروں سوال فرازؔ
مل گیا بے سوال سب کچھ ہے

★

معتبر ہے سارے عالم میں بڑائی آپکی
کر رہا ہے خود خدا مدحت سرائی آپ کی

ہوگی معیار شفاعت مصطفائی آپ کی
دیکھنا روز جزاء فرماں روائی آپ کی

انبیاء بھی اپنی اپنی امتوں کے واسطے
روز محشر دے رہے ہونگے دہائی آپکی

جام کوثر دے رہے ہونگے فداکاروں کو آپ
باغ جنت میں بچھی ہوگی چٹائی آپ کی

جس کو جو بھی مانگنا ہو مصطفےٰ سے مانگ لے
ہے خدا کے فضل سے ساری خدائی آپ کی

بحث کرنے کو جو آئے خود مسلماں ہو گئے
معجزہ اللہ نے صورت بنائی آپ کی

مصطفےٰ کی شان و عظمت پوچھتے کیا ہو فرازؔ
حجلۂ اسرار حق تک ہے رسائی آپ کی

حسن کو ناز ہے جس پر وہ حسیں ہیں آقا
خاک طیبہ کی قسم عرش نشیں ہیں آقا

وہ ہیں انکے جنھیں حاصل ہے یقین کامل
بے یقینوں کے مقدر میں نہیں ہیں آقا

کوئی مفلس کا مکاں ہو کہ محل ہو کوئی
تذکرہ ان کا جہاں بھی ہو وہیں ہیں آقا

کتنا آسان ہے اللہ کو راضی کرنا
بس یہ کافی ہے کہ ناراض نہیں ہیں آقا

انتہا ان کے فضائل کی کوئی ہو تو بتائیں
غیر بھی کہتے ہیں صادق ہیں امیں ہیں آقا

ان سے دوری میں بھی قربت کا یہ عالم ہے فرازؔ
ایسا لگتا ہے مرے دل میں مکیں ہیں آقا

★

یہ درمیان ہمارے جو فاصلے ہوئے ہیں
ضرور اسوۂ آقا سے ہم ہٹے ہوئے ہیں

جو منتشر تھے ہوئے متحد ہمارے خلاف
ہم اتحاد کے بانی مگر بٹے ہوئے ہیں

وہ ایک نام جو ضامن ہے امن عالم کا
اس ایک نام کے صدقے میں ہم بچے ہوئے ہیں

بلائیں ڈھونڈتی پھرتی ہیں ہر طرف لیکن
نبی کے دامن رحمت میں ہم چھپے ہوئے ہیں

ہمیں خریدنے نکلا ہے یہ جہاں لیکن
نبی کے عشق میں پہلے ہی ہم بکے ہوئے ہیں

گئے تھے منزل معراج پر جدھر سے حضور ﷺ
مہ و نجوم تو اس راہ میں پڑے ہوئے ہیں

★

وہ گنبد ہو کہ ہوں مینار یا محراب رحمت کے
انہی کے نام سے کھلتے ہیں سارے باب رحمت کے

درود پاک پڑھتے پڑھتے جب نیند آ گئی مجھ کو
تو ساری رات دیکھا ہی کیا میں خواب رحمت کے

نبی کی یاد میں آنکھوں سے جو آنسوں چھلک اٹھے
میرے دامن میں ٹپکے گوہرِ نایاب رحمت کے

زرا سی بد گمانی اِن سے یا اُن سے قیامت ہے
کہ دروازے ہیں اہل بیت اور اصحاب رحمت کے

میری فردِ عمل میں اس کی گنجائش نہ تھی لیکن
بفیض نعت کھلتے ہی گئے سب باب رحمت کے

تصور ان کے در کی حاضری کا جب کیا میں نے
میرے آنکھوں سے جاری ہو گئے میزاب رحمت کے

★

نبی کے شہر سے آئی ہوا تو دل مہکا
برس پڑی جو کرم کی گھٹا تو دل مہکا

جو انکی یاد کا غنچہ کھلا تو دل مہکا
مشام جاں کو ملا مدعا تو دل مہکا

تصورات میں آیا بہار کا موسم
عیاں ہوئے قدمِ مصطفےٰ تو دل مہکا

بدن پہ خاک مدینہ ملی تو جاں مہکی
اسی کا آنکھ میں سرمہ لگا تو دل مہکا

دیار غیر میں بجھنے لگا تھا دل لیکن
کہا کسی نے جو صل علیٰ تو دل مہکا

بہت اداس تھا جھوٹی کہانیاں سنکر
جو آئی نعت نبی کی صدا تو دل مہکا

زبان و دل میں عجب ربط باہمی ہے فراز
زباں سے نام نبی کا لیا تو دل مہکا

★

★

اپنے دیوانوں میں آقا نے کیا شامل مجھے
ہو گئیں دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل مجھے

دے ذرا بڑھ کر سہارا جذبہ کامل مجھے
آج پھر سوئے مدینہ لے چلا ہے دل مجھے

دل میں ہے یاد مدینہ لب پہ ذکر مصطفیٰ
عشق کے اعجاز سے خلوت بھی ہے محفل مجھے

کشتیِ جاں بحرِ غم میں ڈوب جانے ہی کو تھی
لے لیا نام محمد مل گیا ساحل مجھے

امن عالم کے امیں کا نام ہے لب پر فرازؔ
چھو نہ پائے گی زمانے کی کوئی مشکل مجھے

★

★

نبی نے جسے کر دیا معتبر
نہیں کوئی اسکے سوا معتبر

وہی ہے یہاں قابل اعتبار
جو انکی نظر میں ہوا معتبر

مداری ہو چشتی ہو یا قادری
ولایت کا ہر سلسلہ معتبر

کرو پیش ان کو درود سلام
تو ہو جائے گی ہر دعا معتبر

نبی کے نواسے کا سجدہ ہے وہ
ہوا جس سے دشت بلا معتبر

انھیں کے لبِ معتبر سے فرازؔ
ہوئی ہے کتابِ خدا معتبر

★

★

ہم اپنی نفرت کی آگ میں خود ہی اپنا دامن جلا رہے ہیں
مدینے والے کی رحمتوں کے سحاب اب تک بچا رہے ہیں

بغیر پرکھے ہی خود پرستوں کو وجہ تکریم کر لیا ہے
کیا تھا آقا نے متحد ہم نے خود کو تقسیم کر لیا ہے

یہ ان کو مشرک سمجھ رہے ہیں وہ ان کو کافر بتا رہے ہیں

جماعت خیر کی صفوں میں یہ شدت وانتشار کیوں ہے
دلوں کے شفاف آئینوں پر یہ نفرتوں کا غبار کیوں ہے

عمل سے کیوں اپنے ہو کے غافل زباں کی خنجر چلا رہے ہیں

ڈرے ہیں سب ایک دوسرے سے خدا کا سینوں میں ڈر نہیں
سبھی کو دعویٰ ہے رہبری کا مگر کوئی راہبر نہیں ہے

نہیں ہے کوئی بھی سننے والا سب اپنی اپنی سنا رہے ہیں

یہ قول ہے پیارے مصطفےٰ کا کہ تم ہو اک دوسرے کا پردہ
مگر ہم اپنی غلط روی سے بھلا چکے ہیں یہ قول آقا

ہم آج آپس میں لڑ رہے ہیں ہمارے دشمن لڑا رہے ہیں

★

سلسلۂ منظومات

عظمت قرآن

قرآن صداقت بھی عدالت بھی ہے قرآن معیار فصاحت بھی بلاغت بھی ہے قرآن
اللہ کی رحمت بھی ہے نعمت بھی ہے قرآن حکمت بھی ہے قرآن ہدایت بھی ہے قرآن

قرآن ہے امراضِ معاصی کی دوا بھی
یہ عقدۂ مشکل بھی ہے اور عقدہ کشا بھی

قرآن برائی سے بچانے کے لئے ہے سچائی کے رستے پہ چلانے کے لئے ہے
انسان کو انسان بنانے کے لئے ہے یہ مصحفِ حق سارے زمانے کے لئے ہے

نسلوں کی بھی تفریق مٹا دیتا ہے قرآن
معبود سے بندوں کو ملا دیتا ہے قرآن

قرآن کا سننا بھی سنانا بھی عبادت قرآن کو پڑھنا بھی پڑھانا بھی عبادت
قرآن پہ چلنا بھی چلانا بھی عبادت قرآن کو سینے میں بسانا بھی عبادت

لفظوں کے دروبست میں انداز بیاں میں
قرآں سے بڑا علم نہیں کوئی جہاں میں

قرآں کی جو تعظیم کرے وہ بھی مبارک مصروف تلاوت جو رہے وہ بھی مبارک
قرآں کو سمجھ کر جو پڑھے وہ بھی مبارک جو پڑھ نہ سکے صرف سنے وہ بھی مبارک

دنیا کا تر و خشک سبھی اس میں لکھا ہے
یہ صرف صحیفہ نہیں قانون خدا ہے

گذری ہوئی اقوام کے حالات بھی اس میں ہیں سابقہ نبیوں کی حکایات بھی اس میں
باطل کے لئے شعلۂ جذبات بھی اس میں اور تذکرۂ خلق و مساوات بھی اس میں

انھیں کے دم سے زمانے کی زیب و زینت ہے
ہٹی جو ان کی توجہ تو بس قیامت ہے

خدا کے حکم کی تعمیل ہے ثنائے رسول
نبی کا ذکر مبارک بھی اک عبادت ہے

یہ دیکھتی ہی نہیں ان کے دشمنوں کی طرف
نبی کی میری نگاہوں پہ بھی حکومت ہے

سخی ہیں ایسے کہ دنیا کی نعمتیں دے کر
یہ پوچھتے ہیں بتا اور کوئی حاجت ہے

نبی کے مرتبہ و علم کی ہو پیمائش
یہ وہ خطا ہے فرشتوں کو جس پہ حیرت ہے

یہ مصطفےٰ کی غلامی کا رنگ ہے جو بلال
تصورات میں بھی کتنا خوبصورت ہے

بغیر نعت نبی جی نہ پاؤں گا میں فراز
یہ میرا شوق نہیں ہے مری ضرورت ہے

صورت جو نہ بدلی ہو رسولوں کے سبق کی
کرتا ہے یہ تصدیق ہر اک مذہب حق کی
سمجھو تو اثر بھی ہے دعا بھی ہے اسی میں ہر نسخۂ تردید بلا بھی ہے اسی میں
بیمار عقیدوں کی شفا بھی ہے اسی میں سرکار مدینہ کی رضا بھی ہے اسی میں
قرآن کا دشمن یہ زمانہ ہے تو کیا ہے
اس پاک صحیفے کا محافظ تو خدا ہے
قرآن ہے آئینہ انوار الٰہی قرآن کے رستے میں بھٹکتا نہیں راہی
قرآن مٹا دیتا ہے ذہنوں کے سیاہی قرآن سے غفلت کا نتیجہ ہے تباہی
ہم آج جو رسوا سر بازار ہوئے ہیں
قرآن سے غفلت کے گنہگار ہوئے ہیں
قرآن مقدس میں صداقت کا بیاں ہے اللہ کے بندوں سے محبت کا بیاں ہے
ماں باپ کی تعظیم و اطاعت کا بیاں ہے مظلوم سے اللہ کی قربت کا بیاں ہے
ظالم کے ہر انداز سے بیزار ہے قرآن
انصاف کی اک معنوی تلوار ہے قرآن
مدثر، و مزمل، و کوثر ہو کہ رحمٰن خالق نے کیا سب کو ہمارے لئے آسان
اک معجزہ زندہ ہے ہر سورۃ قرآن نازل کیا جس نے ہے وہی اس کا نگہبان
آتا ہے نظر یہ جو فراز سخن آرا
ہے صاحب قرآن مبیں اس کا سہارا

★

نماز

تقویم روز و شب کی طہارت نماز ہے
ارکان قصر دیں کے لئے چھت نماز ہے

پیشانئ حیات کی زینت نماز ہے
المختصر کہ جان عبادت نماز ہے

ایماں کی سلطنت کا ہے یہ تاج بندگی
مومن کے واسطے ہے یہ معراج بندگی

بزم سحر سجی ہے نمازی کے واسطے
اور دوپہر بنی ہے نمازی کے واسطے

مغرب کی دل کشی ہے نمازی کے واسطے
قالین شب بچھی ہے نمازی کے واسطے

ہوتی ہے پانچ وقت طہارت نماز سے
بنتا ہے گھر نمونۂ جنت نماز سے

ہے آرزو اگر کہ لگے دل نماز میں
کرلے نبی کے عشق کو شامل نماز میں

تجھکو ملے گی راحت کامل نماز میں
ہو جائے گا خدا تجھے حاصل نماز میں

معراج میں ملا تھا جو تحفہ یہی تو ہے
حیراں تھے جسکو دیکھ کے موسیٰ یہی تو ہے

وقت نماز دل میں ہو سوز و گداز بھی
خوش آئینے کی ضو سے ہوں آئینہ ساز بھی

کچھ کچھ عیاں ہوں تجھ پہ مشیت کا راز بھی
شامل ہے ان دعاؤں میں احقر فرازؔ بھی

آقائے دو جہاں کی رضا ہے نماز میں
خوشنودیٔ خدا بہ خدا ہے نماز میں

★

ماہ رمضاں آ گیا

چھا گئے رحمت کے بادل ماہ رمضاں آ گیا
اہل ایماں کے لئے بخشش کا ساماں آ گیا

مرحبا اللہ کی رحمت کا دروازہ کھلا
قید شیطاں ہو گیا جنت کا دروازہ کھلا
بے غذا رہنا بھی بن کر راحت جاں آ گیا

تشنگی روزے کی خود رحمت کا بادل ہو گئی
بارش انوار سے ہر راہ جل تھل ہو گئی
انتہائی بھوک میں رزق فراواں آ گیا

سحر و افطار و تراویح و شبینہ مرحبا
آ گیا پرہیز گاری کا مہینہ مرحبا
رہنمائی کو ہماری لیکے قرآں آ گیا

آ گئے ہیں پھر نزول رحمت باری کے دن
بے نواؤں اور مسکینوں کی دلداری کے دن
مومنوں خوشیاں مناؤ ابر باراں آ گیا

علم سے بڑھ کے کوئی بھی دولت نہیں
اس کے بن کوئی انساں کی قیمت نہیں

بے نیاز قیودِ زمانہ ہے	جہل کی دھوپ میں شامیانہ ہے
جو نہ چوری ہو ایسا خزانہ ہے یہ	علم کو پہرا داروں کی حاجت نہیں
علم سے بڑھ کے کوئی بھی دولت نہیں

علم ہر بزم میں وجہ توقیر ہے	علم خواب ترقی کی تعبیر ہے
علم بیدار قوموں کی جاگیر ہے	علم پر جابروں حکومت نہیں
علم سے بڑھ کے کوئی بھی دولت نہیں

علم آغوشِ مادر کا فیضان ہے	علم ہی ہر فضیلت کا عنوان ہے
قالب عقل کی علم ہی جان ہے	اس سے بڑھکر کوئی بھی فضیلت نہیں
علم سے بڑھ کے کوئی بھی دولت نہیں

علم کی شمع روشن ہے افکار سے	علم کٹتا نہیں تیر و تلوار سے
یہ وہ گل ہے، جو محفوظ ہے خار سے	علم سے کوئی شئی بیش قیمت نہیں
علم سے بڑھ کے کوئی بھی دولت نہیں

مصحف حق ہے تابندگی علم کی	ختم ہوتی نہیں روشنی علم کی
انتہا ہیں ہمارے نبی علم کی	معتبر اس کے بن آدمیت نہیں
علم سے بڑھ کے کوئی بھی دولت نہیں

فلسفۂ موت وحیات

زندگی ہے صرف اک نقطے کو پھیلانے کا نام
موت اس نقطے کے پھر خود ہی سمٹ جانے کا نام

موت امر معتبر ہے زندگی بے اعتبار
موت مٹی کا سکوں اور زندگی اڑتا غبار

موت ہے میخانۂ ہستی کا جام آخری
موت ہے دنیا کی محفل کو سلام آخری

موت کے آگے کسی کا کوئی بس چلتا نہیں
سامنے اس کے چراغ زندگی جلتا نہیں

موت کا لقمہ بنے فرعون بھی شداد بھی
یہ کسی کا حکم کیا سنتی نہیں فریاد بھی

سرکشوں کو جب کبھی آئینہ دکھلاتی ہے موت
اپنی ہر اک سانس میں انکو نظر آتی ہے موت

اک فریب آرزو سب منصب و جاگیر ہے
زندگی کے خواب کی بس موت ہی تعبیر ہے

ختم ہونے کو نہیں آتا فسانہ موت کا
ہر صدی ہے موت کی ہر اک زمانہ موت کا

جینے والوں کو پیام آخری دیتی ہے موت
حق پہ جو مرتے ہیں ان کو زندگی دیتی ہے موت

یوں تو سچ کو جھوٹ کہہ دینا بہت آسان ہے
موت کے سچ پر مگر کافر کا بھی ایمان ہے

حق پہ مرنا زندگی باطل کا جینا موت ہے
ظلم کے ماتھے پہ دہشت کا پسینہ موت ہے

★

سلسلۂ مناقب

علم و حکمت کی زندگی بھی علی   راہ عرفاں کی روشنی بھی علی
حامل ورثۂ نبی بھی علی   پیشوائے ہر اک ولی بھی علی

جو شجاعت میں بے نظیر بھی ہے
مومنوں کا وہی امیر بھی ہے
وہ علی جو ہے فاتح خیبر   جس کی زوجہ رسول کی دختر
جس پدر کے حسن حسین پسر   جس کے خدام میثم و قنبر
بیعت دین کی سند بھی علی
خواجۂ خواجگاں کے جد بھی علی

ہے علی صاحب ولایت بھی   ناز جس پر کرے شجاعت بھی
جسکی کعبے میں ہو ولادت بھی   اور مسجد میں ہو شہادت بھی

جس کو بازوئے مصطفٰے کہیے
یا جسے ضیغمِ خدا کہیے

میر میراں وہ پیر پیراں وہ   حسن اخلاق میں نمایاں وہ
کشور معرفت کے سلطاں وہ   آشنائے رموز قرآں وہ

جو علی کا غلام ہوتا ہے
وہ بھی عالی مقام ہوتا ہے

شانِ اولیاء اللہ

معتبر ہے شان و عظمت اولیاء اللہ کی
عین ایماں ہے محبت اولیاء اللہ کی

دشمنی اللہ کی ہے اولیاء کی دشمنی
فوق ایدیھم ہے طاقت اولیاء اللہ کی

فضل رب سے اپنے رب کی آنکھ بن جاتے ہیں یہ
ہے بصارت ہی بصیرت اولیاء اللہ کی

ہو اگر عشق نبی کامل ولایت ہے یہی
گلشن طیبہ ہے جنت اولیاء اللہ کی

نفس جیسے دشمن ہستی کو کر لیتے ہیں زیر
کتنی اعلیٰ ہے شجاعت اولیاء اللہ کی

پل رہے ہیں انکے لنگر سے ہزاروں آج بھی
اب بھی جاری ہے سخاوت اولیاء اللہ کی

باوضو رکھتے ہیں یہ دل بھی بدن کے ساتھ ساتھ
مصفائی ہے طہارت اولیاء اللہ کی

ہند میں روشن کئے دین محمد کے چراغ
ہے یہ بے پایاں عنایت اولیاء اللہ کی

★

★

عارفانِ دینِ حق ہیں عارفانِ اہل بیت
ہوگئے مخدومِ خلقت خادمانِ اہل بیت

کس قدر روشن ہے مہر آسمانِ اہل بیت
یعنی وہ شیرِ خدا روحِ روانِ اہل بیت

آئتیں قرآن کی ہیں ترجمانِ اہل بیت
سورۂ کوثر بیاں کرتی ہے شانِ اہل بیت

بادشاہی کر رہے ہیں خادمانِ اہل بیت
لعنتوں کے مستحق ہیں دشمنانِ اہل بیت

دین کو سرکش ہواؤں سے بچانے کے لئے
آج بھی سایہ فگن ہے سائبانِ اہل بیت

نکتہ چینی ذکرِ اہل بیت پر کرتے ہیں جو
درحقیقت وہ بھی ہیں ایذا رسانِ اہل بیت

روشنی ہے عشقِ اہل بیت قلب و روح کی
رحمتِ کونین ہیں روحِ روانِ اہل بیت

اپنا اپنا ہر عبادت کا مزا کچھ اور ہے
سجدۂ شبیر تیرا مرتبہ کچھ اور ہے

ہر صحابی کی شہادت کا ہے اپنا مرتبہ
عظمت شان شہید کربلا کچھ اور ہے

موت اپنے وقت پر آنا ہے آئیگی مگر
راہ حق میں جان دینے کا مزا کچھ اور ہے

آ گئے مقتل میں نانا کا مدینہ چھوڑ کر
جانتے تھے وہ کہ مرضئ خدا کچھ اور ہے

خلد ہے اجر نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ
حبِّ اہل بیت کی لیکن جزا کچھ اور ہے

سینچے جاتے ہیں شجر اس رہ گذر کے خون سے
اے اسیر عافیت یہ راستہ کچھ اور ہے

دین پر مشکل پڑی تو گھر دیا سر بھی دیا
دلبر زہرا کا انداز عطا کچھ اور ہے

اس طرف شبیر کے یوم شہادت پر فراز
لب پہ ہے ذکر صحابہ مدعا کچھ اور ہے

★

جہان صبر و رضا پر کرم حسین کا ہے
ہر ایک غم جو مٹا دے وہ غم حسین کا ہے

جو کاٹ دے رگ گردن سے ظلم کی تلوار
یہ کام صرف خدا کی قسم حسین کا ہے

یزید ختم ہوا اپنے تاج و تخت کے ساتھ
بلند اب بھی جہاں میں علم حسین کا ہے

سفر ہے دشت کا ایفائے عہد کی خاطر
پۓ اشاعت دیں ہر قدم حسین کا ہے

لہو سے لکھنے کی خاطر کتاب کرب و بلا
ورق ہیں ریت کے اور سر قلم حسین کا ہے

ہمارے دل کو بہکنے کا عارضہ ہی نہیں
کہ اس پہ اسم گرامی رقم حسین کا ہے

فریب عصر رواں کا نہیں اثر مجھ پر
میری نگاہ میں نقش قدم حسین کا ہے

ہوا ہوں ان کی غلامی کا مدعی لیکن
غلام بھی تو بہت محترم حسین کا ہے

★

★

نازونیازِ مصطفوی تک حسین ہیں
پشتِ نبی سے دوشِ نبی تک حسین ہیں

مرگِ یزید کو تو زمانے گذر گئے
زندہ مگر دلوں میں ابھی تک حسین ہیں

غوث وقطب سے پوچھ لو خواجہ سے پوچھ لو
اللہ کے ہر ایک ولی تک حسین ہیں

دل سے پکاریئے کہ زباں سے پکاریئے
حرفِ خفی سے حرفِ جلی تک حسین ہیں

اب کیا بتائیں ان کی کہاں تک رسائی ہے
اسرارِ ذاتِ لم یزلی تک حسین ہیں

سوچو اگر تو آنکھوں سے چشمے ابل پڑیں
اس انتہائے تشنہ لبی تک حسین ہیں

دینِ نبی کے درد کا درماں فقط نہیں
انسانیت کی چارہ گری تک حسین ہیں

★

جو نذر کرے کہیں مظلوم کربلا کے چلے
ملک بھی شمع عقیدت کی لو بڑھا کے چلے
مرے حسین تری سروری کا کیا کہنا
جفا کے شہر میں سکے تری وفا کے چلے

دلِ بتول و علی کو حسین کہتے ہیں
سوار دوش نبی کو حسین کہتے ہیں
شرار بولہبی ہیں یزید و ابن زیاد
چراغ مصطفوی کو حسین کہتے ہیں

پناہ دین خدا کو حسین کہتے ہیں
فروغ صل علی کو حسین کہتے ہیں
یزید نام ہے اک اضطراب پیہم کا
مقام صبر و رضا کو حسین کہتے ہیں

چراغ بجھ گئے سب اقتدار والوں کے
جہاں میں اب بھی اجالے مرے حسین کے ہیں
سبھی کا ایک عقیدہ سبھی کا اک مذہب
جہاں بھی چاہنے والے مرے حسین کے ہیں

★

ہے زباں پر آپ کا اسم گرامی یاحسین
ہو گئے ہیں اولیاء بھی میرے حامی یاحسین

غوث وخواجہ ہوں کہ سعدی اور جامی یاحسین
آپ سے قائم ہے سب کی نیک نامی یاحسین

بد کلامی ہے یزید و شمر کا طرز عمل
آپ کا طرز عمل ہے خوش کلامی یاحسین

اپنے رب سے کیا کروں اس سے زیادہ کا سوال
مانگ لی ہے آپ کے در کی غلامی یاحسین

آپ کے اور آپ کے نانا کے روضے پر مدام
دینے آتے ہیں فرشتے بھی سلامی یاحسین

جائے حیرت ہے کہ وہ ہیں مدعی اسلام کے
ڈھونڈتے ہیں آپ میں جو لوگ خامی یاحسین

آپ کا مجرم ہے جو اس سے خدا ناراض ہے
اپنی فطرت میں وہ کوئی ہو کہ شامی یاحسین

آزمائش کا سمندر پار کر کے آپ نے
بخش دی دین خدا کو شادکامی یاحسین

★

انسانیت کا نقش مکمل حسینؑ ہیں
صدیوں کو جس پہ ناز ہے وہ پل حسینؑ ہیں

دوش نبیؐ پہ ہوں کہ سرِ دشتِ کربلا
اسلام کی بقائے مسلسل حسینؑ ہیں

اظہارِ حق کے واسطے ظالم کے روبرو
اک مسئلہ ہے خوف مگر حل حسینؑ ہیں

دینِ رسولِ پاک ہے اک بحرِ بے کنار
اس بحرِ بے کنار کی ہلچل حسینؑ ہیں

اسلام ہے چراغ تو شبیرؑ اس کی لو
کھیتی اگر ہے دین تو بادل حسینؑ ہیں

لپٹے ہوں ناگ پھر بھی نہ خوشبو چرا سکیں
دشتِ بلا میں صورتِ صندل حسینؑ ہیں

تشنہ لبان خیر سے کہہ دیجیے فرازؔ
آبِ صلوٰۃ و صوم کی چھاگل حسینؑ ہیں

★

★

فضیلتوں کا مکمل نصاب ہیں شبیر
خدا کی دین تری آب و تاب ہیں شبیر

کبھی ہیں پشت نبی پر کبھی سر شانہ
ہر اک طرح سے فضیلت مآب ہیں شبیر

یہ کربلا میں کھلا راز اے مرے معبود
ترے خلیل کی تعبیر خواب ہیں شبیر

نبی کے قول سے مسرور و شادماں ہو کر
بہشت کہتی ہے میرا شباب ہیں شبیر

نہ ایسی ماں ہے کسی کی نہ ایسا نانا ہے
نسب کی راہ سے بھی لاجواب ہیں شبیر

کبھی جو ظلم کی تائید کا سوال آئے
تو اس سوال کا سیدھا جواب ہیں شبیر

ہر ایک دور کے منصف کا فیصلہ ہے یہی
یزید ہار گیا کامیاب ہیں شبیر

اک امتحان کا حصہ ہے تشنگی ورنہ
یہ دشت کو بھی خبر ہے سحاب ہیں شبیر

علم بنائے ہیں ظالم سر بریدہ کو
یہ دے رہے ہیں خبر فتحیاب ہیں شبیر

ہوا کریگا شہیدوں کا ذکر یونہی فرازؔ
کبھی نہ ختم ہو ایسی کتاب ہیں شبیر

★

★

لہو سے دشت کو گلشن بنا کے سوئے ہیں
حسین دین کی قسمت جگا کے سوئے ہیں

ملک بھی آتے ہیں ہر روز حاضری کیلئے
کہ تاجدار یہاں کربلا کے سوئے ہیں

کیا تھا اہل جفا نے سوال بیعت کا
اسی سوال کو ٹھوکر لگا کے سوئے ہیں

ابھی نہ کوئی جگائے کہ تشنہ لب اصغر
بجائے آب ابھی تیر کھا کے سوئے ہیں

★

مجھ کو دنیا حسین کہتی ہے

کل ایمان ہیں پدر میرے
کل رحمت کا میں نواسہ ہوں

موت نے تجھ کو کھا لیا اور میں
کل بھی زندہ تھا اب بھی زندہ ہوں

تو ہے دجل وفریب وشر کا نقیب
میں نمائندۂ صداقت ہوں

تیرا میرا مقابلہ کیسا
تو ہے اک خواب میں حقیقت ہوں

تو نے دیکھا تھا خواب بیعت کا
میرے انکار سے جو ٹوٹ گیا

پھر ہوا یوں کہ حشر تک کے لئے
خیر سے شر کا ساتھ چھوٹ گیا

یہ ترا وہم تھا یزید کہ میں
قتل ہونے سے ہار جاؤنگا

میں محافظ ہوں جس عقیدے کا
اس کا چہرا نکھار جاؤں گا

تیری شمشیر جبر ووحشت کا
سارا پانی اتار نا ہے مجھے

اپنے مقصد کو زندگی دیکر
تیرے مقصد کو مارنا ہے مجھے

خدا کو ظلم کا لینا ہے انتقام ابھی
کہ داستان شہادت ہے نا تمام ابھی

یہ معجزہ ہے کہ صدیاں گذر گئیں لیکن
نیا ہی لگتا ہے اللہ کا کلام ابھی

ملوکیت کا جنازہ نکل گیا لیکن
مرے حسین بدستور ہیں امام ابھی

یہ کربلا کے شہیدوں کا فیض واحساں ہے
کہ لے رہا ہے زمانہ خدا کا نام ابھی

حسین آپ کا وہ ایک سجدۂ آخر
تمام خلق کے سجدوں کا ہے امام ابھی

حسین والے نبی کے غلام ہیں اب تک
یزیدیت ہے مگر نفس کی غلام ابھی

کہو کہ گردش دوراں ابھی قریب نہ آئے
مری زباں پہ ہے ابن علی کا نام ابھی

ابھی دکھائیں گی زینب جفا کو آئینہ
لرزنے والا ہے ہیبت سے قصر شام ابھی

★

ہوتا ہے کل جہان میں چرچا حسین کا
ہر دل بنا ہے آئینہ خانہ حسین کا

دنیا کے حکمراں بھی ہیں سردار خلد بھی
دونوں جہاں میں چلتا ہے سکہ حسین کا

شیر خدا پدر ہیں تو خیر النساء ہیں ماں
سردار کائنات ہے نانا حسین کا

خنجر بھی ہو گلے پہ تو قائم رہے نماز
پیغام دے رہا ہے یہ سجدہ حسین کا

ظالم کی چار دن بھی حکومت نہیں رہی
صدیوں کے بعد بھی ہے زمانہ حسین کا

تحریر مل گئی تو عمر جھومنے لگے
کرتے ہیں یہ لحاظ صحابہ حسین کا

روزحساب دیکھنا کوثر کے جام سے
سیراب ہوگا چاہنے والا حسین کا

عشاق ان کی یاد منائیں گے حشر تک
ہوگا کبھی نہ ذکر پرانا حسین کا

ہونٹوں پہ جو فرازؔ کے ہے مدح اہل بیت
یہ جرأت کلام ہے صدقہ حسین کا

★

ہوا جو سرکش مزاجِ باطل بنا کے اسلام کا بہانہ
تو بن گئی تیغ صبرِ سرورگماں پرستی کا تازیانہ

حسین راہ عمل کی زینت حسین معیار آدمیت
حسین ہر دور کی ضرورت حسین والوں کا ہر زمانہ

تجھے مبارک ترا تصور مجھے مبارک مرا عقیدہ
یزید کا قرب تیری منزل حسین کا در مراٹھکانہ

جو دشمن آلِ مصطفیٰ تھے کیا مشیئت نے ان کو رسوا
انہی کی سازش انہی کی ذلت انہی کے ترکش وہی نشانہ

علی ہیں علمِ نبی کا مظہر علی فضیلت کا اک سمندر
علی کا قنبر بھی عارف حق علی کا بہلول بھی ہے دانا

فرازؔ کی ساری قدرو قیمت نبی و آلِ نبی کی مدحت
یہی ہے سب سے بڑی فضیلت یہی ہے سب سے بڑاخزانہ

منزل عارفاں حسین محور عاشقاں حسین
جادۂ معرفت کے ہیں رہبر کارواں حسین

بن کے مبلغ نماز جاری رہے گا حشر تک
سجدہ اک ایسا کر گئے عصر کے درمیاں حسین

کیا تھی زمین کربلا خاک و غبار کے سوا
آپ نے اس کو کر دیا دشت سے گلستاں حسین

اپنے لہو کے دھار سے دھو دیئے جبر کے نشاں
خاک میں مل گیا یزید ہو گئے جاوداں حسین

صوم و صلوٰۃ صبر کو اپنا معیں بنا دیا
اپنے عمل سے لکھ گئے عزم کی داستاں حسین

زور بیاں دکھا دیا لفظوں کو آزما لیا
پھر بھی بیاں نہ ہو سکیں آپ کی خوبیاں حسین

نور نگاہ مصطفٰے جان علی و فاطمہ
ہر اک طرح سے ہیں فرازؔ کامل و کامراں حسین

★

محبت اہل بیت مصطفٰےؐ کی اصل ایماں ہے
یہ سودا نقدِ جاں دیکر بھی مل جائے توارزاں ہے

غم شبیر سے عشق نبی کی راہ آساں ہے
کئے ہے دل کو روشن یہ جو پلکوں پر چراغاں ہے

نبی کی آل کا اک امتیاز خاص ہے یہ بھی
مراتب ہیں جدا سب کے مگر کردار یکساں ہے

حسین ابن علی کو رہنمائے عارفاں کہئے
علی قرآن ناطق ہیں تو یہ تفسیر قرآں ہے

علی کے نام سے پہلے بھی دشمن کانپ جاتے تھے
علی کے تذکرے سے آج بھی باطل پریشاں ہے

حسین ابن علی کی نسبتوں کا فیض ہے یہ بھی
کوئی قطب جہاں ہے اور کوئی پیر پیراں ہے

★

ہونا ہے مصطفےٰ کی نظر میں اگر بلند
بے خوف ہو کے نعرۂ شبیر کر بلند

اس کی بلندیوں کی کوئی انتہا بھی ہے
تن سے جدا بھی ہو کے رہا جس کا سر بلند

بیعت نہ کر کے ظلم کی سمجھا گئے حسین
کردار ہو بلند تو ہو گا بشر بلند

دنیا میں پستیونکی علامت ہے اب یزید
خود کو سمجھ رہا تھا بہت بے خبر بلند

باطل نے اقتدار پر قبضہ تو کر لیا
اصغر سے بھی وہ ہو نہیں پایا مگر بلند

پہلے ہی تھے بلند مراتب مگر حسین
سجدے میں سر کٹا کے ہوئے اور سر بلند

شبیر کا مقام سمجھ پائے گا وہی
جس کا خیال پاک ہو جس کی نظر بلند

پابندیوں کی گرد اڑانے کے باوجود
ذکر حسین ہوتا ہے شام و سحر بلند

شخصیتیں تو اور بھی دنیا میں ہیں فرازؔ
لیکن مرے حسین کا ہے گھر کا گھر بلند

★

★

حدودِ صبر سے آگے نکل رہے تھے حسین
نظامِ جبر ترا سر کچل رہے تھے حسین

نئی حیات کے سانچے میں ڈھل رہے تھے حسین
مٹا رہا تھا زمانہ سنبھل رہے تھے حسین

عجب سماں تھا کہ نانا کی گود میں آکر
برائے بخشش امت مچل رہے تھے حسین

نظام دین محمد کی پاسبانی کو
نبی کے دامن رحمت میں پل رہے تھے حسین

لہو سے کھینچ کے نقشہ بہار جنت کا
اے کربلا تری قسمت بدل رہے تھے حسین

زمانہ دیکھ رہا تھا کہ قتل ہوتے ہیں
لباس خوں سے نہا کر بدل رہے تھے حسین

وفورِ تشنہ لبی میں تمہاری ٹھوکر سے
حیات دین کے چشمے ابل رہے تھے حسین

وہ کیسے وعدۂ طفلی کو توڑتے کہ فراز
ہمیشہ بات پہ اپنی اٹل رہے تھے حسین

★

قطعہ

اٹھا ابر کرم کچھ اس ادا سے
کہ منزل ہر تمنا پا گئی ہے
نبی کے دامن رحمت کے صدقے
مری مٹھی میں دنیا آ گئی ہے

★

رضا و صبر کے پیکر حسین زندہ ہیں
امین ورثۂ حیدر حسین زندہ ہیں

من الحسین کی تفسیر دائمی بن کر
پناہ دین پیمبر حسین زندہ ہیں

جو تخت و تاج پہ قابض تھا وہ تو ختم ہوا
لٹا کے اپنا بھرا گھر حسین زندہ ہیں

وقار تشنہ لبی برقرار ہے اب تک
پکارتا ہے سمندر حسین زندہ ہیں

وہی زمین جو شعلے اگل رہی تھی کبھی
اسی کو خلد بنا کر حسین زندہ ہیں

★

یزید ختم ہوا اپنے اقتدار کے ساتھ
ہمارے سید و سرور حسین زندہ ہیں

چراغ بجھ گئے ابن زیاد و شمر کے سب
دلوں میں ہو کے منور حسین زندہ ہیں

اسی کی بات ہے سچی جو خود مشاہد ہو
یہ کہہ رہے ہیں بہتر حسین زندہ ہیں

لباس خاک تو مذہب پہ تج دیا لیکن
قبائے نور پہن کر حسین زندہ ہیں

کتاب حق کی تلاوت بتا رہی ہے فرازؔ
فرازِ نیزہ پہ آکر حسین زندہ ہیں

★

محبِّ حبیبِ خدا شاہ جیلاں
مرے مصطفےٰ کی دعا شاہ جیلاں

بڑے پیارے پیارے لقب ہیں تمہارے
بڑے پیر غوث الوریٰ شاہ جیلاں

بنا چور ، ابدال بس اک نظر سے
عجب ہے تمہاری عطا شاہ جیلاں

طریقت کی منزل پہ جا کر بکھیری
شریعت کی تم نے ضیاء شاہ جیلاں

فضائے ستم میں گھٹن ہو رہی ہے
چلا دو کرم کی ہوا شاہ جیلاں

فرازؔ وقاری بھی ہے تم پہ واری
تمہارا ہے کیا مرتبہ شاہ جیلاں

★

★

پی کر علی کے عشق میں ساغر مدار کا
مستانہ ہے ہر ایک قلندر مدار کا

محضر مدار کا ہو کہ منظر مدار کا
ان میں ہر ایک فرد ہے لشکر مدار کا

بے اصل تہمتوں کے دیئے کب کے بجھ گئے
اب تک چراغ حق ہے منور مدار کا

کچھ بھی کہے کوئی مری پہچان ہے یہی
لکھا ہے نام میری جبیں پر مدار کا

قطروں کی لب کشائی پہ کیا تبصرہ کروں
میری نگاہ میں ہے سمندر مدار کا

اسکو فراز دربدری سے ملی نجات
قسمت سے مل گیا ہے جسے در مدار کا

★

★

میان کل مذاہب بٹ رہا ہے پیار خواجہ کا
مقام فیض ہے سب کے لئے دربار خواجہ کا

بھلا دیتا ہے سب کچھ انکو لیکن یاد رکھتا ہے
ہوا کرتا ہے دیوانہ بہت ہوشیار خواجہ کا

اثر انگیز ہو جاتی تری گفتار بھی واعظ
ترے پیشِ نظر ہوتا اگر کردار خواجہ کا

سگان راہ کا ہو خوف کیا عشاق خواجہ کو
خدا کا شیر جب ہے قافلہ سالار خواجہ کا

ہم اہل دل اسے خوشبو سے ہی پہچان لیتے ہیں
اگر بیٹھا ہو دیوانہ پسِ دیوار خواجہ کا

فرازؔ بے نوا کو ظاہری پھولوں سی کیا لینا
سمایا ہے نظر میں اس کی جب گلزار خواجہ کا

★

★

اے خسرو ہندوستاں خواجہ معین الدیں حسن
تم سرگروہ عارفاں خواجہ معین الدیں حسن

اے دلبر خیبر شکن اے ورثہ دار پنجتن
اے خواجۂ کل خواجگاں خواجہ معین الدیں حسن

اے خضر راہ اتقاء اے صدر بزم اولیاء
اے ہند کے صاحب قراں خواجہ معین الدیں حسن

تم جاں نثار وجہہ کل تم گلشن زہرا کے گل
شیریں سخن معجز بیاں خواجہ معین الدیں حسن

اس نفرتوں کی آگ برساتے ہوئے ماحول میں
تم سایۂ امن داماں خواجہ معین الدیں حسن

جادو و منتر کے لئے ہر شعبدہ گر کے لئے
کافی تمہاری جوتیاں خواجہ معین الدیں حسن

کاسے میں ساگر بھر لیا پھر اس کو لوٹا بھی دیا
اے میرے بحر بیکراں خواجہ معین الدیں حسن

★

عطائے شاہ مدینہ مبلغ اعظم
تم ہی ہو ہند کے خواجہ مبلغ اعظم

بساط کفر الٹ دی دیار ظلمت کی
بچھا کے تم نے مصلیٰ مبلغ اعظم

بغیر تیغ زنی کر لیا دلوں کو اسیر
مرے مجاہد اعلیٰ مبلغ اعظم

تمہارا بولنا ، چلنا، ٹھہرنا سب تبلیغ
تمہاری ذات سراپا مبلغ اعظم

زمانہ کہتا ہے خواجہ تمہیں عطائے رسول
نہیں ہے ہند میں تم سا مبلغ اعظم

تمہارے حکم سے کاسے میں آ گیا ساگر
تمہارا بن گیا کاسہ مبلغ اعظم

مبلغین ہیں کلّ اولیاء ہندوستان
مگر فراز- ہیں خواجہ مبلغ اعظم

ساری راہیں ساری گلیاں خوشبو والی خواجہ کی
پتہ پتہ بوٹا بوٹا ڈالی ڈالی خواجہ کی

مہرِ عالم تاب کی صورت ذاتِ عالی خواجہ کی
ہند کے سارے ولیوں میں ہے شان نرالی خواجہ کی

پیارے نبی سے ملنا ہے تو خواجہ خواجہ کرتا چل
ان کے شہر کی سب گلیاں ہیں دیکھی بھالی خواجہ کی

کاکی ہوں یا گنج شکر ہوں چاہے نظام و صابر ہوں
باغ معیں کے گل ہیں یہ سارے سب ہریالی خواجہ کی

خواجہ کا اپنے مولیٰ سے رشتہ ہی کچھ ایسا ہے
کچھ بھی ہوں حالات خدا نے بات نہ ٹالی خواجہ کی

میرے خواجہ کے لنگر سے پیٹ ہزاروں بھرتے ہیں
دنیا کی ہر قوم بنی ہے آج سوالی خواجہ کی

ہم سب خواجہ کے پرجا ہیں خواجہ اپنے راجا ہیں
ہند کی دھرتی سے ساگر تک ہے رکھوالی خواجہ کی

فضائے ہند کے مہر مبیں غریب نواز
تمہیں ہو دین نبی کے معیں غریب نواز

لقب یہ تم کو ملا ہے خدا کی رحمت سے
جہاں میں دوسرا کوئی نہیں غریب نواز

جسے ہو دیکھنا اجمیر جا کے دیکھ آئے
بہار گلشن خلد بریں غریب نواز

غموں کی دھوپ کا دل پر اثر نہیں ہوگا
کہ اس مکان کے تم ہو مکیں غریب نواز

تمہارا اسم گرامی لبوں پہ آتے ہی
خمیدہ ہو گئی دل کی جبیں غریب نواز

جب آپ آئے تو اجمیر کی ہواؤں نے
کہا کہ آفریں صد آفریں غریب نواز

فضا میں وہم و گماں کا بہت اندھیرا تھا
سو ہم کو دے گئے نور یقیں غریب نواز

سید منظر علی وقاریؒ کے وصال پر

راہ عمل کا مرد قلندر چلا گیا
وہ علم معرفت کا سمندر چلا گیا
گلشن اداس ہے کہ گل تر چلا گیا
رہرو ہیں اشکبار کہ رہبر چلا گیا

وہ ورثہ دار آل پیمبر چلا گیا
آنکھیں برس رہی ہیں کہ منظر چلا گیا

کلب علی کا نور نظر مظہر علوم
وہ مہر جسکے گرد تھے رقصاں مہ ونجوم
دنیائے معرفت میں تھی جسکے عمل کی دھوم
تھی جس کی ذات دافع شر قاطع رسوم

وہ جاں نثار شافع محشر چلا گیا
آنکھیں برس رہی ہیں کہ منظر چلا گیا

جانے سے جسکے ہیں درودیوار اشکبار
قائم تھا جس سے خلق ومروت کا اعتبار
وہ جسکے ایک ہاتھ میں تھی حق کی ذوالفقار
اک ہاتھ میں اٹھائے تھا جو پرچم مدار

وہ ضیغم مدار کا دلبر چلا گیا
آنکھیں برس رہی ہیں کہ منظر چلا گیا

سائنس بھی ہے علم تصوف سے فیضیاب
اس بات کے ثبوت میں لکھی عجب کتاب
کہتے ہیں جو ہے راہِ تصوف خیال وخواب
ان کے ہر اک سوال کا کامل دیا جواب

ایسا ادیب ایسا ہنرور چلا گیا
آنکھیں برس رہی ہیں کہ منظر چلا گیا

آنے لگیں ہیں یاد وہ مہماں نوازیاں
اک اک کا حال پوچھنے آتے تھے جب میاں
بستی میں کہہ رہا ہے ہر اک پیر اور جواں
روپوش ہو گئے مرے منظر میاں کہاں

محضرؔ اداس ہیں کہ برادر چلا گیا
آنکھیں برس رہی ہیں کہ منظر چلا گیا

★

★

مٹاؤ دل سے نشان گماں تو بات بنے
سجاؤ بزم مدار جہاں تو بات بنے

انہی کے نام پہ ہوں سنگ باریاں ہم پر
انہی کے لطف کا ہو سایباں تو بات بنے

ہم اپنی روح کی گہرائیوں میں پائیں انہیں
کوئی حجاب نہ ہو درمیاں تو بات بنے

اک انتشار لئے پھر رہے ہیں لوگ انہیں
ملے جو دامن قطب جہاں تو بات بنے

وہ جن سے فیض ملا ہے کئی سلاسل کو
انہی کے ذکر سے تر ہو زباں تو بات بنے

جسے حاصل ہوئی قسمت سے نسبت قطب عالم کی
تو گویا مل گئی اس کو ضمانت قطب عالم کی

مدار العالمیں کہدے تو بیڑا پار ہو جائے
ارے نادان اپنا لے قیادت قطب عالم کی

خدا کے فضل سے بی بی نصیبہ کو پسر بخشے
کوئی دیکھے تو یہ شان سخاوت قطب عالم کی

شریعت کی طرح جاری ہے فیضان طریقت بھی
نظام مصطفٰے ہے اولیئت قطب عالم کی

یہاں دامن کو بھی پھیلانے کی حاجت نہیں ہوتی
کہ بن مانگے عطا کرنا ہے عادت قطب عالم کی

مدار دو جہاں کا سلسلہ جاری تھا جاری ہے
رہے گی حشر تک باقی قیادت قطب عالم کی

فریب فرقہ آرائی کا اس پر کیا اثر ہوگا
فرازِ بے نوا پر ہے عنایت قطب عالم کی

اولیا میں ادب مدار کا ہے
سلسلہ منتخب مدار کا ہے

مصطفیٰ، مرتضیٰ، حسین، حسن
کتنا سیدھا نسب مدار کا ہے

ناز ہے مجھ کو ان کی نسبت پر
میرا جو کچھ ہے سب مدار کا ہے

جس نے پالا بغیر آب و طعام
ایسا رزاق رب مدار کا ہے

ہند ہے ان کا مرکز تبلیغ
یوں وطن تو حلب مدار کا ہے

★

سلام

اے بدیع الدین شیر شاہ مرداں السلام
میر میراں الصلوٰۃ و پیر پیراں السلام

تم علیؑ مرتضیٰ کی بزم کے روشن چراغ
تم نے پائے ہیں انھیں سے علم وعرفاں کے ایاغ

اے دیارِ معرفت کے شاہ خوباں السلام

قطب غوری کی تمناؤں کا حاصل ہو تمہیں
محفل روحانیت کے میر محفل ہو تمہیں

ورثہ دار سیرت شاہ شہیداں السلام

آب ودانہ کی ضرورت سے بھی ہو کر بے نیاز
اک لباس طاہرہ میں کاٹ دی عمر دراز

بایزید پاک کی شمع فروزاں السلام

★

سپاس نامہ خلوص

بخدمت شاعر نعت عالی جناب سمیع فراز

گوالٹولی مقبرہ، کانپور

محترم سمیع فراز صاحب! آپ کو حالانکہ اللہ رب العزت نے غزل اور دیگر اصناف سخن میں بھی مہارت تامہ عطا کی ہے لیکن آپ نے نعت سید کونین ﷺ سے جو رغبت دکھائی وہ آپ کے قد کو بہت بلندی عطا کرتی ہے۔ آپ کا یہ عمل بتاتا ہے کہ آپ کو عشق رسول اکرم ﷺ وافر مقدار میں عطا ہوا ہے۔ دراصل آپ کی پہچان ہی نعت نگاری سے ہے اور یہ کسی بھی [illegible] رسول شاعر کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

شاعر ذی وقار! آپ کی نعت گوئی اپنی جگہ بہت اہم تو ہے ہی لیکن یہ بڑی بات ہے کہ آپ نے نعت نگاری میں اپنے [illegible] سے اپنی شناخت بھی قائم کرلی ہے۔ یہ بہت مشکل منزل ہے اور سب کو میسر نہیں ہوتی۔

محترم المقام! آپ نے نعت نگاری میں جس سنگ میل کو پالیا ہے اس کا تصور بھی ہر شاعر کے لئے مشکل ہے۔ آپ نے [illegible] سے اپنے نعتیہ اشعار کی تخلیق کی ہے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم سب کے آقا غریبوں کے ماویٰ و ملجا آقائے نامدار محبوب کردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی نگاہ کرم آپ کو اپنے احاطہ کرم میں لئے ہوئے ہے۔ میری اس بات کا ثبوت یہ اعزازی تقریب بھی ہے جو آپ کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ اعزاز اسی کو ملتا ہے جس کی شاخ ہنر پر کچھ ثمر ہوتے ہیں۔ بے ثمر شاخ کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی نہ اس کی طرف کوئی نظر اٹھا کر دیکھنا پسند کرتا ہے۔ آپ قابل صد مبارکباد ہیں کہ آپ کی شاخ ہنر ایسے اثمار سے مزین ہے۔

مداح رسول اکرم ﷺ! آپ نے نعتیہ ادب کو وہ وہ نعتیں عطا کی ہے یا یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا کہ آقائے رحیم وکریم کے خزانہ فیض سے آپ کو وہ وہ اشعار اور وہ وہ نعتیں عطا ہوئی ہیں جن میں سے بیشتر زباں زد خاص و عام ہیں۔ اکثر ایسے اشعار ہیں جن کو سنتے ہی ہر سامع دفعتاً کہہ اٹھتا ہے کہ ارے یہ تو محترم سمیع فراز صاحب کا شعر ہے۔ جب آپ کے اشعار کی قبولیت کا یہ عالم ہے تو پھر کیوں نہ خوب خوب آپ کی پذیرائی کی جائے کہ یہ آپ کا حق بھی ہے۔

عالی جاہ! ہم آپ کی شایان شان آپ کی عزت افزائی تو نہیں کر سکتے لیکن اس راہ پر چل کر ایک سنگ میل ضرور قائم کر سکتے ہیں۔ آنے والا وقت ضرور آپ کی ایسی پذیرائی کرے گا کہ دنیا کہہ اٹھے گی یہ تو ان کا حق تھا اور حق بہ حقدار رسید

ہم ہیں آپ کے

عاصم ظفر صابری

حافظ وقاری رازی ظفر صابری

حافظ وقاری طاہر ظفر صابری

اراکین استاذ زمن شاہ احمد حسن میموریل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی

بارگاہ مرشدؒ میں

اٹھا ہوا ید بیضا ابوالوقار کا ہے
گلی میں برق تجلا ابوالوقار کا ہے

ابھی نہ رونق دنیا دکھائے مجھکو
ابھی نگاہ میں روضہ ابوالوقار کا ہے

بس ایک ہم ہی نہیں فیضیابِ لطف وکرم
مرید ایک زمانہ ابوالوقار کا ہے

کسی کا لقمۂ مشکوک بھی نہیں کھایا
دلوں میں نقش یہ تقوئی ابوالوقار کا ہے

ابوالوقار ہیں قطب المدار کی ضیغم
خدا کے شیر سے رشتہ ابوالوقار کا ہے

مخالفوں کے لئے ذوالفقارِ حیدر تھا
وہ شیخ ہند جو بیٹا ابوالوقار کا ہے

فرازؔ مجھکو بھی دیتا ہے تشنگی سے نجات
رواں جو فیض کا دریا ابوالوقار کا ہے

میرا بھائی: رفیق احمد
میرے بیٹے: ڈاکٹر رئیس احمد، شریف احمد، سعید احمد
لئیق احمد، وکیل احمد

دعائے مغفرت: والدہ مرحومہ اور والد مرحوم شفیع احمد وقاری کے لئے

میں سمیع احمد سے سمیع فراز کیسے بن گیا

اس کی مجھ کو خود خبر نہیں:۔

محدود علمی پس منظر و محدود معاشی وسائل

اور مصروف معاشرتی زندگی۔

اس پر شاعری کا لاحقہ۔

لیکن مجھے میرے اس ذوق نے

نعت رسول اکرم ﷺ

کی جو مبارک راہ دکھائی۔

یہی میری زندگی کا حاصل ہے

اور بس یہی میرا تعارف ہے۔

سمیع فراز